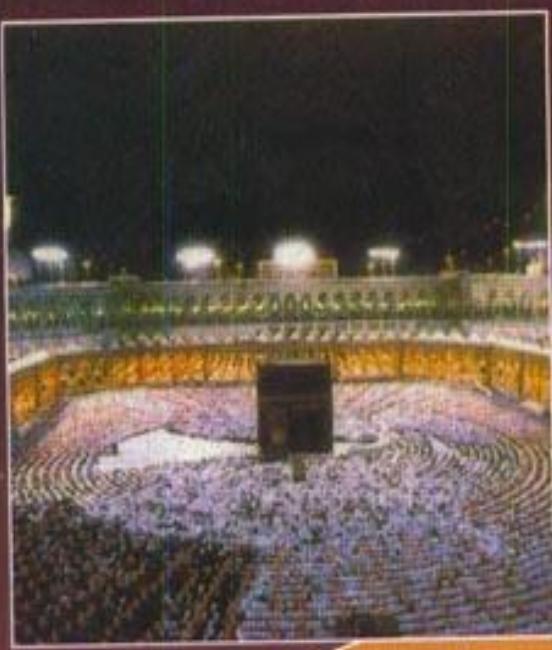


عَالَمِيْ مَجَلَسٌ حَفْظٌ حُكْمِ رَبِّ الْعَالَمَاتِ



INTERNATIONAL KHATM-E-NUBUWWAT  
URDU WEEKLY

KARACHI  
PAKISTAN

ہفتہ  
روزہ

# حَمْدَنَبُوْحَ

شمارہ نمبر ۳۸

تاریخ ۱۵ فروری ۲۰۰۱ء  
تاریخ ۱۵ فروری ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۵ فروری ۲۰۰۱ء

جلد بیان ۱۹

طَوَافَةً مَحْمَدَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

# قاوں تین سال پر اقلیتوں کے اعتراض کا جائزہ

صحابہ کرام عن اللہ تعالیٰ

هدایت کے ستارے

مسون لباس  
اور حصر حاضر



کی جاتی ہے کہ اللہ سے کہ اس کا حج قول ہو جائے گا پوچھنا یہ ہے کہ غیر مسلم کامل تو دیے ہی محبی حرام ہے یہ کیسے حج ادا ہو گا براہ مرباں اس کی وضاحت فرمائیں؟

ج:..... غیر مسلم تو حلال و حرام کا قائل ہی نہیں، اس نے حلال و حرام اس کے حق میں یکساں ہے اور مسلمان جب اس سے قرض لے گا تو وہ رقم مسلمان کے لئے حلال ہو گی اس سے صدقہ کر سکتا ہے، حج کر سکتا ہے بعد میں جب اس کا قرض حرام ہے سے او اکرے گا تو یہ گناہ ہو گا لیکن حج میں حرام ہے استعمال نہ ہوں گے۔

### تحقیق یار شوت کی قسم سے حج کرنا:

س:..... مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک مقامی دفتر میں ملازم ہوں، میری آدمی اتنی نہیں ہے کہ میں اور میری الجمیلیں انداز کر کے رقم حج کریں اور حج پر جائیں، ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے بادھ فرض ہے ہم فریض حج جلد ادا کرنا چاہیے ہیں، اگر میرے پاس کچھ رقم حج ہو جائے جو مجھے دفتر میں تھوڑی تھوڑی کر کے بطور تحدیتی ہو تو کیا ہم اس میں سے حج پر وہ رقم خرچ کر کے اس فرض کو ادا کر سکتے ہیں؟ یقین جانے کر میں نے کبھی حکومت سے کوئی ہے ایمانی یاد حکم کر دے کر رقم نہیں لی بادھ زبردستی رقم دی گئی ہے بطور تحریک۔ کیا اسی رقم سے حج ادا کرنا چاہیے ہے؟ برائے مرباں مجھے اس مسئلے سے اگاہ کریں؟

ج:..... حج ایک مقدس فریضہ ہے تھریہ اسی پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ کو جو رقم تحدیتی میں ملی ہے اگر آپ ملازم نہ ہو تو کیا تب بھی یہ رقم آپ کو ملتی؟ اگر جواب نہیں میں ہے تو یہ تحدیتیں رشتہ ہے اور اس سے حج کرنا چاہیے نہیں بحکمِ ان لوگوں سے لی گئی ان کو لوما نا ضروری ہے۔

رشوت لینے والے کا حلال کمالی سے حج:

س:..... میں جس جگہ کام کرتا ہوں اس جگہ اور کی آدمی ہوتا ہے، لیکن میں اپنی تھنوہ جو کر حلال ہے علیحدہ رکھتا ہوں، کیا میں اپنی اس آدمی سے خود اور یہی کو حج کرو اسکتا ہوں، جبکہ میری تھنوہ کے اندر ایک پیٹھے تو کیا وہ حج کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں فرمان ہے؟

ج:..... جب آپ کی تھنوہ حلال ہے تو اس سے حج کرنے میں کیا اتفاق ہے؟ ”لوپ کی آدمی“ مراد اگر حرام کاروپیہ ہے تو اس کے بارے میں آپ کو چھاپا جائے تھا کہ حلال کی کمالی توجیہ کرتا ہوں اور حرام کی کمالی کھاتا ہوں۔ میرا یہ طرز عمل کیا ہے؟

حدیث شریف میں ہے کہ: ”جس جسم کی تحدیت حرام کی ہو و وزن کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔“ ایک اور حدیث میں ہے کہ: ایک آدمی دور دراز سے سفر کر کے (حج پر) آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے یارب، یارب کہ کر گز گز اکر دعا کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پیانا حرام کا، لباس حرام کا، تذا حرام کی، اس کی دعا کیسے قبول ہو؟ الفرض حج پر جاہا جائیں تو حرام کمالی سے توبہ کریں۔

حرام کمالی سے حج:

س:..... یہ تو متفق مسئلہ ہے کہ حج حرام کی کمالی کا قبول نہیں ہوتا لیکن میں نے ایک سولوی صاحب سے سنایے کہ اگر یہ شخص کسی غیر مسلم سے قرض لے کر حج کے واجبات ادا کرے تو اسید

ناجاہز ذرائع سے حج کرنا

غصب شدہ رقم سے حج کرنا:

س:..... کسی کی ذاتی چیز پر دوسرا آدمی قبض کر لے، جس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہو اور وہ اس کا مالک نہ ہے تو کیا وہ حج کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں فرمان ہے؟

ج:..... دوسرا کی چیز پر ناجائز قبضہ کر کے اس کا مالک نہ ہونا گناہ کبیرہ اور علیمن جرم ہے۔ ایسا شخص اگر حج پر جائے گا تو حج سے بوفائد مطلوب ہیں وہ اس کو حاصل نہیں ہوں گے۔ حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرتا چاہئے کہ اس کے ذمہ جو کسی کا حق واجب ہو اس سے بندوقش ہو جائے۔ کسی کی امانت اس کے پاس ہو تو اسے واپس کرو۔ کسی کی چیز غصب کر رکھی ہو تو اس کو لوٹا دے، کسی کا حق دبار کھا ہو تو اس کو ادا کر دے۔ اس کے بغیر اگر حج پر جائے گا تو شخص ہم کا حج ہو گا حدیث میں ہے کہ ایک شخص دوسرے (بیت اللہ کے) سفر پر جاتا ہے، اس کے سر کے بال عصرے ہوئے ہیں، بدن میں کچیل سے اٹا ہوا ہے، وہ رورو کر اللہ تعالیٰ کو: ”یارب، یارب“ کہ کر پکارتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا لباس حرام کا، اس کی فدا حرام کی، اس کی دعا کیسے قبول ہو؟

# حربو

سرپرست اعلیٰ:  
شیخ احمد فیض  
سرپرست:  
شیخ احمد فیض

۱۵ جولائی ۲۰۰۹ء - ۱۳۲۱ھ سطان ۱۵۰۰ افریزی ۲۰۰۹ء

مدد و ملک

## مجلس ادارت،

مولانا ذاکر عبد الرزاق اسکندر، مولانا عبد الرحیم اشر  
مشتی نظام الدین شاہزادی، مولانا ناصر احمد تونسی  
مولانا سعید احمد جلالی پوری، علامہ احمد میال جمالی  
مولانا منظور احمد اسٹنی، حاجززادہ طارق محمود  
مولانا محمد امیل شجاع البدی، مولانا محمد اشرف کوکر

مرکوزیشن میر: محمد اور نامہ مالیت: بلال عبد الناصر  
کارنی شیران: حضرت حبیب اللہ کیت، منظور احمد ایڈویک  
ہمچل عزیزین: محمد رشد فرم، کپیوڑ کپوڑ: محمد قیصل عزیز



## بیادگار

- ☆ امیر شریعت مولانا سید عطا اللہ شاہ خاری
- ☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع تبادی
- ☆ مجید اسلام حضرت مولانا محمد علی جalandھری
- ☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال خین اختری
- ☆ مجہث العصر مولانا سید محمد یوسف، پوری
- ☆ فائی قادریان حضرت اقدس مولانا محمد حیات
- ☆ شید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
- ☆ امام المسنت حضرت مولانا مشتی احمد الرحمن
- ☆ حضرت مولانا محمد شریف جalandھری
- ☆ مجید تم نبوت حضرت مولانا تاج محمود

زر رکھاون بیرون ملک  
امریکی کینیڈا ائمہ زادہ ۱۴۹  
یونیورسٹی  
سوویں صد تیس سال  
پہلا شوکر میں بیرون ملک رکھا  
زر رکھاون اندھن ملک  
فی خوار، دفعے سالانہ، جو پھر  
شکنی ۱۵۰ دفعے  
چک روانہ نہ کرنے کی خبری  
یشنل کمپنی نہیں اپنے  
کافی لا کریں اسال کریں

- جاسرو قوت کے مکار عالم کا ماحصلہ  
جی کیوں لار کے؟ (حضرت مولانا سید علی عدوی) 6  
لطف کا کیا طرفہ (حضرت مولانا محمد علی خلن) 9  
قانون ۷۰۰۰ رساں پر ایکوں کے اعزازات کا باہمہ (جلب محظوظ اللہ مدینی) 12  
سنون بیان بدھ صراحت (حضرت مولانا حافظ مسید علی عدوی) 17  
حد کرہ مہرشی اللہ گھبیلت کے ساتے (جلب زبان حیدر کراچی) 21  
لقد ختم نبوت (جلب زبان حیدر کراچی) 25

لستہ آفس

35 Stockwell Green,  
London, SW9 9HZ U.K.  
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر  
حضرتی باغ روڈ، ملتان  
فون: ۰۵۱۳۱۲۲، ۰۵۱۳۲۸۶ - ۰۵۸۲۸۸۶ نکس ۵۴۲۲۶  
Hazoori Bagh Road, Multan.  
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

ریاضتی دفتر  
جامع مسجد باب الرحمۃ  
لٹک باغ روڈ، ڈیکن ۰۵۱۳۲۸۸۴۷۰۰  
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)  
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

جسرا عزیزی الرحمۃ جالندھری طایب اسٹیشن چیس میں، افادہ رنگنگ پریس مقام اشتافت، جامع مسجد باب الرحمۃ ایمیل: جسرا عزیزی

## جامعہ فاروقیہ کے مقتنی علماء کرام کا سانحہ شہادت

۲۱ ذی القعده ۱۴۲۱ھ مطابق جتوں ۲۰۰۱ء کو جمع پونے آئندے ہیں شاہراہ فیصل کے پیغمبر احمد فاروقیہ کے ممتاز اساتذہ کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا عناۃ اللہ صاحب، استاذ حدیث مولانا حمید الرحمن، استاذ مولانا مفتی محمد اقبال اور ان کے مخصوص صاحبزادے حافظ محمد طلو، ذرا بیور عبدالحمید کوہر دہیت اور دہشت کاظمانہ تے ہوئے کالا شکوف کی گولیوں سے دہشت گردیوں نے بھون کر رکھ دیا۔ یہ پانچوں اکابر اساتذہ کرام موقع پر علیاً جام شہادت لوش کر گئے جبکہ مفتی محمد اقبال کے درستے ہواں سال صاحبزادے اور ایک استاذ مفتی عبدالستار اور گن مین محمد رمضان زٹی ہو گئے۔ بعض اساتذہ اس روز غیر حاضر تھے ورنہ جس اندیزیں بدیت کاظما برہ ہوں اگر دسیوں افراد مزید ہوتے تو شہید ہو جاتے۔ واقعات کے مطابق جامد فاروقیہ کے اساتذہ کرام کو لینے کے لئے روزانہ گاؤزی جلیا کرتی تھی، یہ اساتذہ کرام اپنے اپنے گردیوں سے اس گاؤزی میں سوار ہوتے اور پونے آئندے ہیں تک جامد فاروقیہ پہنچنے کو تھی کام میں مشغول ہو جاتے۔ اس سال جامد فاروقیہ میں مفتی اقبال صاحب کے صاحبزادیوں نے بھی داخلہ لے لیا تو حضرت مفتی صاحب کی ابیات سے یہ دو طالب علم بھی اس گاؤزی کے ذریعہ سبق پڑھنے آیا کرتے تھے، اس دن بھی جب معمول کے مطابق اساتذہ کو لے کر گاؤزی جب ناخان گوٹھ کے رویے پہاڑ سے متصل پڑی کے نیچے نہ ہوئے راستے پر پہنچنے تو ایک گاؤزی نے اونچی کر کے گاؤزی آگے کھڑی کر دی جس کی وجہ سے اس گاؤزی کو بکار رکھا پڑا۔ اس دوران پہنچنے سے آئے والی ایک گاؤزی سے پھر دہشت گرد اترے اور پکھ دہشت گرد پہلی کے پور مورچ لگائے پہنچنے تھے انہوں نے پہلے ۶۳۰ آنڈھڑا بیرون کی طرف چلائے اور پھر چاروں طرف سے شدید فائزگ شروع کر دی جس کی وجہ سے مدرج بالا اساتذہ کرام فوری طور پر شہید ہو گئے اور تن احباب زٹی ہو گئے۔ زٹی گن میں کے مطابق یہ واقعہ آنکھاں ہوا کہ کچھ سمجھ میں نہیں آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے جامد فاروقیہ کا عظیم سرمایہ خالیوں نے لوث لیا۔ ایسا معلوم ہوا تھا کہ دہشت گرد بہت زیادہ تر دستیافتوں اور مخفی گروہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان کو اتنا طمیان تھا کہ وہ اس کارروائی میں نہ صرف کمل کامیاب ہوں گے بلکہ ان کو گرفتار یا مزاحمت کا خوف بھی نہیں تھا۔ اس کارروائی کے بعد وہ فرار ہو گئے۔ ان تمام واقعات کے دوران کراچی میں پھر نے والی پوپ لس اور رنجبر زکی گاؤزیاں غائب تھیں اور بدھستی کی انتباہ ہے کہ کافی دیر تک انتظامیہ اور پولیس اور رنجبر ز حرکت میں نہیں آئی۔ واقعہ کی اطلاع ملئی شاہ فیصل کالوں اور کراچی کے علاقوں میں فم و غصہ کی لمبڑوڑھ فطری امر تھا۔ لوگ جسچ ہو گئے اور احتجاج شروع کر دیا، وہ کامیاب نہیں وغیرہ بند ہو گئیں، لوگ قاتلوں کی گرفتار کا مطالبہ کرنے لگے، یہ لوگ جلوس لے کر بازار کی طرف چاہئے تھے کہ راستے میں واقع المامباز سے جلوس پر فائزگ کی گئی جس سے پانچ طلباء زٹی ہو گئے۔ مولانا خالد صاحب ہبھ جامد فاروقیہ کے مطابق یہ فائزگ بلا جواز تھی اور امامباز سے کے ذمہ داروں کی طرف سے کی گئی۔ عجیبات یہ ہے کہ اس دوران نہ پولیس آئی اور نہ رنجبر ز اور نہ فی المامباز کے کوئی گھیرے میں لیا گیا تاکہ وہاں سے فائزگ وغیرہ نہ ہو سکے۔ میتی شاہین کے مطابق مختلف گاؤزیوں پر بھی المامباز سے فائزگ کر کے ان کو بند نے کی کو شش کی گئی، اس طرح بعض جگنوں سے ایسے لوگ اکر گاؤزیاں جلاتے رہے جن کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک پوری منصوبہ بندہ کے ساتھ یہ واقعہ کر دیا گیا اور پھر اس واقعہ کی آئیں کراچی میں ایک بار افساد پاکر نے کام مخصوصہ، بیانگیا تھا جو حضرت مولانا سلیمان اللہ خان صاحب اور جامد فاروقیہ کے اساتذہ کرام کے صبر و تحمل اور تذریز اور حکمت عملی سے ہاکام ہو گیا اگرچہ اس کے لئے جامد فاروقیہ کو اتنی قیمتی قربانیوں سے دوچار ہو پڑا۔

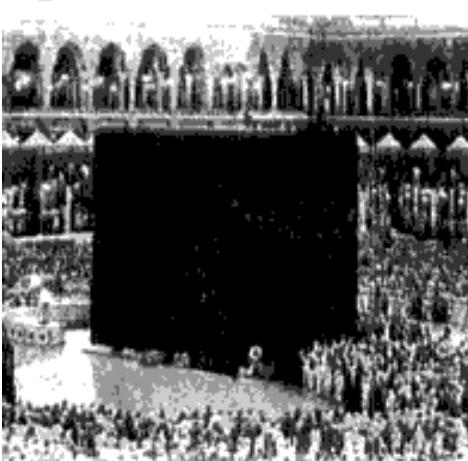
جامعہ فاروقیہ کراچی کے ان اعتماد ارس میں سے ہے جن کی علوم دین کی اشاعت میں قابل قدر خدمات ہیں اور وفاق الدار اس العربیہ پاکستان کے صدر کی حیثیت سے مولانا سلیمان اللہ خان صاحب کا پاکستان اور برلن پاکستان ایک مقام ہے اور مولانا حمید الرحمن جامد فاروقیہ کے وہ اساتذہ کرام ہیں جن کا تعلقی اور تدریسی تعلق جامد فاروقیہ سے ابتدائی سے رہا ہے۔ مفتی اقبال صاحب جو کہ جمیعت علماء اسلام کے مرکزی ہائم شریفات حضرت مولانا خان محمد ربانی صاحب کے فرزند، جامد فاروقیہ کے فاضل اور آئندہ سال سے جامد فاروقیہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے۔ یہ تمام اساتذہ کرام ان علماء کرام میں سے ہیں جن کی پوری زندگی تعلیم و تعلم اور اشاعت دین سے عبارت تھی۔ دن بھر قال اللہ، قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ طلباء کو مستفید کرتے اور باتی وقت انہی مساجد میں امانت و حفاظت اور درس قرآن و حدیث کے ذریعہ امت کی اصلاح کا فریضہ الجامد ہیتے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ شہید، حضرت مولانا محمد یوسف

لہ حیانوی شہید کے بعد ان الہاد علاماً کرام کی شہادت کا سانحہ دراصل اپنی حالات کی نشاندہی کرتا ہے کہ امریکہ لور مزفری قوتیں اور سیکور از میا کستان کے دینی مدارس کو ختم کرنے کے حکومتی منصوبے میں ہاکام ہو کر اب بر اور است ان علاماً کرام کو نشانہ بانے کی مم میں مصروف ہو گئے ہیں تاکہ علاماً کرام کو ختم کر کے دینی مدارس کو ختم کیا جائے چنانچہ تھی عثمانی صاحب نے مولانا محمد حیانوی شہید کے سانحہ شہادت پر فرمایا تھا کہ : "حضرت" یعنی علاماً کرام کی شہادت سے واضح ہوتا ہے کہ باب دشمن تعلیم و تعلم سے متعلق لوگوں کو شہید کر کے دینی مدارس پر زندگانی چاہتا ہے، لیکن یہ اس کی بحول ہے، علاماً کرام ختم نہیں ہوں گے وہ خود ختم ہو جائیں گے" اس سانحہ پر تمام طبقے نمیت کا انکھار کیا ہے اور ہمارے حکومتی طبقات بھی زبانی دھنوں میں بڑا چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں لیکن سابقہ واقعات اور حالیہ واقعہ سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ یا تو حکومت تکملہ طور پر بے بس ہے یا وہ خود شریک جرم ہے۔ مولانا محمد یوسف لہ حیانوی کی شہادت کے بعد سے ہم مسلسل حکومت کو اگاہ کر رہے ہیں کہ امریکہ اب اپنے آل کاروں قادریانی، گورہ شاہی اور سالانی اور قوم پرست قوتیں کے ذریعہ دینی طبقوں اور علاماً کرام کے خلاف مختلف منصوبوں کو بدوئے کار لانے کے لئے اقدامات کر رہا ہے، یہاں تک تیاگیا کہ علاماً کرام کے قبل کا منصوبہ ہے گرے حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رکھتی۔ رمضان المبدک میں کراچی میں اس منصوبہ کو ہاکام بناٹے کے لئے جدوجہد کی گئی۔ اب اپاٹک انہوں نے پھر دھاول دھاول دیا۔ حکومت کی غفلت یا ہاتھی یا علاماً کرام کے خلافت کے معاملہ میں کوئی کوئی وجہ سے اب علاماً کرام کے پاس ایک تھی راستہ ریکا ہے کہ وہ خود مسلح ہو کر نہ صرف اپنی خلافت کریں بلکہ دشمن پر جارحانہ حملہ کریں۔ اس لئے ہم حکومت کو اگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے قبل کہ علاماً کرام خود ان باطل قوتیں کے خلاف اسلحے کر میدان میں اتریں وہ احساسِ ذمہ داری کرے ورنہ پہلے وہ ختم ہو گی اس کے بعد دشمن قوتیں۔ علاماً کرام کے اجلاس میں مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مفتی نظام الدین شاہزادی، مولانا محمد اسخنڈیار خان، مولانا زرداری خان، قاری شیر افضل اور مفتی محمد جبیل خان پر مشتمل کمیتی قائم کی گئی ہے جو ان معاملات کے لئے مستقل لا ہجہ عمل تجویز کرے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جامعہ فاروقیہ کی ہر صورت میں ہر ممکن تعاون کا سلسلہ جاری رکھے گی۔ (الواہ اللہ)

## "گھمائے نیس" کی تقریب و نمائی

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاب امیر حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اہل سلسلہ علامہ دیوبند کے سر خلیل حضرت سید نیس الحسنی زید بھہ ہم العالیہ محبت و عقیدت کے اس درجہ پر فائز ہیں جمال پر شاہنشہ میں محبت کا انتشار شعرو ادب میں ہو جاتا ہے، اور پھر ان مدحیہ الشاعر کوامت کے لوگ اپنے جذبات کے انعام کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس سے لطف انہوں نے ہوتے ہیں۔ ہمارے الہام میں حضرت مولانا محمد قاسم ہانتوتویٰ یعنی الہام کی نعمتیں ہمارے لئے مشتمل رہا ہیں۔ حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم کی یہ نعمتیں مختلف جلوں میں سنائی جائیں تو پورے بھی ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ صاحب سے ان کے مجموعہ کی اشاعت کی درخواست کی گئی تو آپ نے ایک حسرت بھری آہ سے فرمایا کہ ایک شخص نے یہ مجموعہ اشاعت کی غرض سے لیا ہوا ہے گرے عرصہ دراز سے شائع نہیں ہو۔ اس میں نہ اکی طرف سے بیڑی ہو گی، جس پر ہمارے بعض احباب بر اور مقتضی الور، محترم انسس حسین، مولانا عبدالرشید اور شد نے اس کی اشاعت کا عزم کیا اور کسی طرح یہ مجموعہ حاصل کر کے اس پر مفتی محمد جبیل خان، مولانا سعید احمد جمال پوری نے ابتداء کی اور قاری شیری اسمح صاحب سے شاہ صاحب کے خدامان خلافت قلبند کرائے اور کپور زنگ کر کر اس کو کرتالی محل میں مرجب کیا اور محترم مولانا یاض و رانی کے حوالہ کیا، جنہوں نے اس کی خوبصورت اشاعت کا اہتمام کیا۔ / جزوی کو اقرار و مذہب الاطفال میں اس گھمائے نیس کی تقریب و نمائی کی محل میں ایک نیس تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا محمد جمال خان، مولانا فضل رحیم، مولانا عبدالرشید ارشد، مولانا انصار علی، مولانا احمد خان، مولانا حسین شاہی، حفیظہ ابتاب عطاء الحق قاسمی، مولانا مجید احسانی، مفتی محمد جبیل خان نے اس کتاب اور حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم کی زندگی پر رہنمی ڈالی۔ حمدیہ اور نعمتیہ کلام پر مشتمل یہ تحریر جس کے آخر میں الہام علاؤ دین ہے اور حضرت سید احمد شہید، شاہ اسٹیلیل شہیدر حبیم اللہ تعالیٰ کو خراج عقیدت جیش کیا گیا ایک ہادر مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم کا سایہ ہادیہ سلامت رکھے اور آپ کے فیض سے امت کو مستثنیں فرمائے۔ (آئین)

حجۃ



مولانا ابو الحسن علی ندوی

# حج کیوں اور کیسے؟

میں، اس مول کی اللہ کے نزد یک کوئی قیمت نہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حج مبرور کا جنت سے کم کوئی پدر نہیں۔" حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک دوسری حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور بہ کامی و بد کوئی اور فسق و نور سے اپنے کو محظوظ کھاتا توہ ایسا ہو جائے گا جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" عبد اللہ بن مسعود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ: "حج اور عمرہ کے درمیان میادین کرو، اس نے کہ یہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح بھی لوہے یا چاندی کے میل کو صاف کرتی ہے اور حج مبرور کا بدال جنت سے کم کوئی چیز نہیں، اور جب مومن احرام میں ہوتا ہے تو سورج غروب ہونے کے ساتھ اس کے تمام گناہ بھی زائل ہو جاتے ہیں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اپنے ہدوان کو اتنی بڑی تعداد میں جنم سے آزاد کرتا ہو بتا عرف کے دن۔" (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا کہ کونا عمل افضل ہے، آپ نے فرمایا:

خدقیں کھو دی ہیں جن کی وجہ سے غلطات وغیرہ اور لا یعنی اور ضرور چیزوں کو اس کے اندر داخل ہونے کا موقع ہی نہیں ہے، اس کے لئے اس نے ایسے حکماں اور دقیق احکام دیے ہیں جو زندگی پر حج کی گرفت کو مضبوط کرنے اور اس کو اصلاح و تربیت کے ایک رکن اور تقرب الی اللہ کے ذریعہ کی حیثیت سے باقی رکھنے کے پوری طرح ضامن اور ذمہ دار ہیں:

"اور لوگوں کے ذمہ ہے حج کرنا انش کے لئے اس مکان کا (یعنی) اس شخص کے ذمہ جوہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ سارے جہاں سے بے نیاز ہے۔" (آل عمران)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "حج اور جس کے پاس اس قدر زاد و اعلاء موجود ہو جو اس کویت اللہ تک پہنچائے پھر بھی وہ حج کرے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "اسلام کی جناد پاٹج چیزوں پر ہے، اس بات کی شادوت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ یہاں رضیان کے روزے رکھنا اور حج کرنا جس کو اس کی استلطانیت ہو۔"

لسان نبوت نے حج کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے بلند درجہ کا بہت اہتمام اور تاکید کے ساتھ ذکر کیا ہے، اس نے کہ اسی سے دل میں طلب و شوق اور ایمان و اتصاب کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور جب تک یہ دونوں چیزوں کی عمل کے ساتھ وہی نہ ہوں اور اس کا محکم ن

وچی اٹھی اور شریعت آسمانی نے حج کے لئے ایک ایسی سازگار فضا اور موافق ماحول فراہم کر دیا ہے، جس میں سبجدگی اور عزم خود خود پیدا ہوتا ہے اور دل و دماغ پیدا ہونے لگتے ہیں، اس نے اس کو عبادات و روحانیت اور تقدس کے حصار سے گیر دیا ہے، حج کا سفر اکثر لوگوں کے لئے ایک طویل اور دور دراز کا سفر ہے جس میں حاجی کو مختلف مکلوں، مختلف فضاوں اور طرح طرح کے والغrib مناظر اور فتحہ ایکیز ترمیحات سے گزرا ہوتا ہے، مختلف مشتوکیں اور کاروباری مکریں اس کو گیرے رہتی ہیں، اس کی مدت بھی کم ہوتی ہے بھی زیادہ، وہ نئے نئے شر میں داخل ہوتا ہے اور مختلف مکلوں کے لوگوں سے ملا جاتا ہے، ان میں مروی بھی ہوتے ہیں اور غور تین بھی، جوان بھی اور بڑھے بھی، بھی وہ اپنے گمراہ والوں کے ساتھ حج کرتا ہے اور اس کے ہاتھی پیچے ہر جگہ اس کے ساتھ ہوئے ہیں، یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو حج کے تقدیس اور روابط اور اس کی عظمت و شان اور عبادات و جہاد کی اپریٹ کو فتح کر سکتی تھیں، اس صورت میں اس کا اندیشہ تھا کہ یہ سفر بھی ایک عام سفر یا پہل لوار تفریق نہ جاتا، جہاں حاجی سیاح کی طرح جاتا اور تاریخی مقامات کی سیر کے بعد اسی طرح خالی ہاتھ آتا۔

اس خطرہ کے سدباب کے لئے شریعت نے حج کو سبجدگی اور تقدس کا ایک ایسا بگ عطا کیا ہے جو بھی از نہیں سکا، اس نے اس کے چاروں طرف ایسی فیصل کمزی کر دی ہے اور ایسی حفاظتی

## حجۃ بن جعفر

توبہ کا مظاہرہ کرتا ہے۔“

ای طرح احرام سے باہر آنے اور اس کے قیود و احکام سے رہا پانے کے لئے بھی ایک خاص طریقہ مقرر ہے جو شخص کو متینہ اور یید اور رکھتا ہے، ایسا نہیں ہوتا کہ حاجی احرام سے بالکل اپاٹک بابر آجائے اور تمام چیزوں سے فوراً الحفظ انداز ہونے لگے، وہ ایک خاص عمل اور نیت ارادہ کے ساتھ احرام اتارتا ہے، وہ نماز میں سلام کے ذریعے اس کی فنا سے باہر آتا ہے اور احرام میں طلاق (مرمنڈوانے) کے ذریعہ،

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں :

”طلق کاراز یہ ہے کہ اس سے احرام سے نکلنے کا ایک ایسا طریقہ متعین ہوتا ہے جو وقار کے منافی نہیں ہے، اگر لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا تو ہر شخص جو طریقہ چاہتا ہے اختیار کر لیتا، اس کے علاوہ اس میں پر آنکھہ بال اور زویلہ سر ہونے کی حالت کا خاتمہ ہے جو پسلے مطلوب تھی، یہ ایسا ہے جیسا نماز میں سلام پھیرتا۔“ (جیتا اللہ بالاذ)

اس کے علاوہ جو کو مفید و موثر بنائے کے لئے جو اقدامات و انتظامات کئے گئے ہیں ان میں تکمیلی داخل ہے جس کی شریعت میں بہت ترغیب آئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بلند آواز کے ساتھ تکمیل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کون سماج افضل ہے، آپ نے فرمایا: (جننا چالاہ اور پر آنکھہ بال رہتا۔) شخص کو یید اور ہشیار اور مقاصد حج سے اگاہ رکھنے میں اور اس کو ایمان و محبت، ذوق و شوق اور اللہ تعالیٰ کے دربار عالیٰ میں جگہ سائی اور ناصیہ فرمائی کے جذبات و کیفیات سے مست و سرشار کرنے میں تکمیل کا بڑا حصہ ہے، اس سے حاجی کے

کے نہیں وہی کام مرکز، ایمان کا تقدیر اور دارالہجرت ہے، اور پلائریٹر ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر ایمان قول کیا، اس لحاظ سے اس کے باشدے اس کے زیادہ خقدر ہیں کہ اخلاقِ کفرۃ اللہ میں سب سے زیادہ کوشش اور عبادات میں سب سے آگے رہیں جو اٹی طائف اور یمامہ وغیرہ کے بر عکس سب سے زیادہ اخلاص کا ثبوت دینے والے شہروں اور قریوں میں اس کا ثابت ہے، اس لئے اس کے میقات کی دوری میں کوئی مصائب نہیں۔“ (جیتا اللہ بالاذ)

جہاں تک احرام کا تعلق ہے وہ حاجی میں شعور اور یید اور پیدا کرنے اور بخاطت وہ ہول دور کرنے کے لئے ہے، وہ اس کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ کسی بڑی حم کو سر کرنے کے لئے جا رہا ہے اور سب سے مقدس شاہی دربار میں حاضر ہو رہا ہے، اس کے علاوہ اس میں مظاہر اور مصنوعی آرائش و زیبائش سے بالکل آزادی ہے، اس لحاظ سے یہ احرام حج کے لئے وہ حیثیت رکھتا ہے جو نماز کے لئے بکیر تحریر جو نمازی کو ایک نئی فنا میں پسچاہتی ہے اور آزاوی سے نکال کر تھوڑی دیر کے لئے قید و پابندی میں ڈال دیتی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں :

”حج و عمرہ میں جو احرام باندھا جاتا ہے وہ نماز کی بکیر تحریر کی طرح ہے، وہ اخلاص و تکفیم اور عزیمت مومن کی ایک ظاہری و عملی صورت آرائی ہے، اس کا مقصد لذتوں اور عادتوں اور آرائش و زیبائش کی تمام قسموں کو ترک کر کے شخص کو تحریر اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز و سر گھوٹ بناتا اور اللہ تعالیٰ کے لئے آشاغی سری، پریشان حالی اور کلفت و

”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان، اس کے بعد عرض کیا گیا اس کے بعد کونسا فرمایا اللہ کے راست میں جماد، دریافت کیا گیا اس کے بعد کونسا فرمایا جب وہ۔“ (متقن علیہ)

ان دور رس اور حکیمانہ قوانین میں میقات حج کا تھیں بھی شامل ہے، اس سے حاجی میں ایک نیا شعور اور فکری و روحانی یید اور یید اہوتی ہے، اس کو محسوں ہوتا ہے کہ وہ شاید دربار سے قریب ہو گیا ہے اور اس کی مقدس حدود میں داخل ہو گیا ہے، اگر یہ موقعت ہوں تو جاجیت اللہ تک بلا کسی شعور و احساس کے اس طرح پہنچ جائیں جس طرح دیسانی اور گنوار لوگ سلاطین اور امرا کے دربار میں بلا سمجھے ہے مجھے بھیں جاتے ہیں اور ذلت کے ساتھ دھکے دے کر نکال دیتے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ موقعت کی حکمت اور مختلف جمادات سے آنے والوں کے لئے اس کی خاص جدت کے تھیں کاراز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”موقعت کا اصل راز یہ ہے کہ چونکہ ایک طرف کہ میں آشاغہ حال اور پر آنکھہ بال حاضر ہونے کی تاکید ہے، دوسری طرف اپنے شہر سے احرام باندھ کر سفر کرنے میں کھلی ہوئی دشواری ہے، کسی کاراست ایک ماڈا کا ہے، کسی کی مسافت دو میٹنے یا اس سے بھی زیادہ کی ہے، اس لئے کہ کے ارد گرد خاص مقامات متعین کر دیتے گئے ہیں جہاں سے احرام باندھ ضروری ہے، اس کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے کہ یہ مقامات معروف ہوں اور عام گزر گاہوں کی حیثیت سے مشور ہوں۔ الہ مدینہ کے لئے جو میقات (ذواللہینہ) ہے وہ نہیاً سے زیادہ دور ہے، اس کی وجہ یہ ہے

زمان و مکان کی حرمت کے ساتھ احرام کی  
حرمت کے بھی بہت سے احکام اور خصوصی  
آواب ہیں مثلاً حالات احرام میں فکار کی معافی،  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"لے ایمان والو! فکار کو مت مارو  
جب کہ تم حالات احرام میں ہو۔" (فائدہ)  
حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

"ان ایوا کی معافت "حرم" یعنی  
احرام باندھنے والے کے لئے اس لئے ہے کہ  
تمل، ترک، جبل، پر انگزوہ بال اور غبار آکوہ  
ہونے کی کیفیت حاصل ہو، اور اللہ تعالیٰ کی  
علمت اور خوف کا غالباً اور موافقہ کا ذرا اس پر  
غالب رہے اور وہ اپنی خواجہات اور دلچسپیوں  
میں پھنس کر نہ رہ جائے، ان منوعات میں  
فکار اس لئے شامل ہے کہ وہ بھی ایک حرم کے  
توسع میں داخل ہے اور دلچسپی اور توسع خاطر  
کی چیز ہے۔" (پیشہ البالذ)

حج کا سفر اکثر اوقات ایک طویل سفر ہوتا  
ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور لوگوں میں حج کا اعلان کرو،  
لوگ تسلیمے پاس پیدل بھی آئیں گے اور  
دلی اور علیبوں پر بھی جو دور دراز راستوں سے  
پہنچیں گی۔" (سورہ حج)

اس میں انسان کو مختلف حالات پہنچتے  
ہیں، مختلف لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، تھے تھے  
لوگوں کی طویل عرصہ تسلیم محبت و رفاقت رہتی  
ہے، طرح طرح کے معاملات سامنے آتے ہیں  
اور یہ سب چیزوں سے منوعات، غلط حرم کی  
ترجمیات اور ایک دوسرے کے ساتھ کلکش اور  
لڑائی بھڑکے کی حد تک پہنچ سکتی ہیں، حالی اس  
سفر میں بہت سی چیزوں سے بچ دل ہوتا ہے،  
بھض اوقات کسی، اواربات سے اس کی طبیعت میں  
باقی صفحہ 16 پر

"یہ لکھ مینوں کا شمار اللہ کے نزدیک  
بادہ ہی میند ہیں کتاب الہی میں (اس روز  
سے) جس روز کہ اس میں آسمان اور زمین پیدا  
کئے اور ان میں سے چار (میند) حرمت  
والے ہیں کی دین مستقیم ہے سو تم ان  
(مینوں) کے باب میں اپنے اوپر قلم نہ  
کرو۔" (سورہ توبہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:  
"یہ لکھ زمانہ اپنی اصل قتل پر لوث کیا ہے جس  
دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے ان میں  
چار حرمت والے مینے ہیں، ذوالقعدہ، ذوالحجہ،  
حرم اور رجب مضر جو جہادی اور شبیان گے  
در میان ہے۔" (مسلم)

جمال تسلیم کان کی حرمت کا تعلق ہے اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"آپ کہ دینجھے مجھے تو یہی حکم ملا ہے  
کہ میں عبادت کروں اس شر کے مالک  
(حقیقی) کی جس نے اسے محروم بنا یا ہے اور  
سب چیزیں اسی کی ملک ہیں اور مجھے حکم ملا  
ہے کہ میں فرماتہ دار ہوں۔" (سورہ مل)

حرم میں محیت یوں بھی تخت چیز ہے  
لیکن بعض علماء یہ استدلال کیا ہے کہ حرم میں  
ارادہ محیت بھی محیت میں داخل ہے، خلاف  
دوسری جمیموں کے، وہ اس کے ثبوت میں یہ آئت  
پیش کرتے ہیں:

"اور جو کوئی بھی اس کے اندر کسی بے  
دینی کا ارادہ علم سے کرے گا ہم اسے عذاب  
دردناک پچھائیں گے۔" (سورہ حج)

ان کیفیت نے لکھا ہے کہ یہ حرم کی  
خصوصیت ہے کہ یہاں قلم کا ارادہ کرنے والا بھی  
قابل موافقہ اور لا اُن عتاب ہے خواہ وہ اس ارادہ  
کو عملی جامد پہنچ کے یا نہیں۔

جسم و جان اور اعصاب میں ایمان و روحانیت کا  
کرش اس طرح طاقت اور تیزی کے ساتھ دوڑ  
جاتا ہے، جس طرح بدیٰ لمرتادوں میں، وہ اس کو  
اسلام کے اس رکن عظیم (حج) کے لئے تیار کرے  
ہے جس کی طلب واستعداد، احسان و شعور اور  
اهتمام دنیاوی کا موقع اس کو بعض اوقات نہیں بلکہ  
جب وہ: "لیلیک اللہم لیلیک لیلیک لاشریک  
لک لیلیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا  
شریک لک" کی صدالگاہات ہے تو حج کے بعد مقاصد  
اور اس کی روح اور اپرٹ اس کے سامنے پوری  
رعایتی و دلربائی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے،  
صبر و ضبط کا درامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا  
ہے اور محبت و شوق کا ساغر پریانہ چھکنے لگتا ہے،  
توحید کا شعلہ اس کی رکوں میں آتش سیال کی طرح  
دوڑ جاتا ہے، اور اس کے سارے وجود کو بے قرار و  
یکساں دش، ہادیت ہے اور وہ حضرت ابراہیم ظیل  
الله علیہ السلام اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام اور حاملین  
دعوت کے ساتھ فگری و روحانی طور پر دامت  
ہو جاتا ہے اور ان کی جماعت میں کھل مل جاتا  
ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حج کو دو حرمتیں یادو عزتیں  
اور خصوصیتیں عطا کی ہیں، زمان کی حرمت اور  
مکان کی حرمت، اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس رکن  
عظیم کی عظمت و جلال اور اپنی ذمہ داری اور فرض  
محضی کا اختصار اور احساس حاجی کے اندر پوری  
قوت کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ اپنی تمام نسل  
و حرکت اور قیام و ستر میں ذہی الحسن، حاضر دماغ  
اور بیدار ہشیار رہتا ہے، اور ایک لمحے کے لئے بھی  
اس رو حانی نظر سے غافل اور بے پرداہ نہیں ہوتا  
جو اس کے گرد و پیش میں بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حضرت مولانا محمد فاضل عثمانی مہاجر بھی

## طواف کا صحیح طریقہ

طواف صحیح نہ ہوتا ہے، حالانکہ دعائیں کوئی ایک بھی نہ پڑھے۔ صرف نیت کر کے جس میں دعا کے لفاظ لواہ کرنے بھی ضروری نہیں بلکہ دل سے نیت کر لیا کافی ہے کہ میں طواف کی یا کوئی مخصوص طواف ہو تو اس طواف کی نیت کرتا ہوں اور اس کے بعد پورا طواف بھی ساتوں چکر خاموشی سے مسائل کا لحاظ کرتے ہوئے کرے گا تو طواف صحیح ہو جائے گا، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ کوئی دعا ووران طواف پڑھنی ہی نہ چاہے اور اس کا کوئی ثواب ہی نہیں بخدر دوران طواف مسنون اذکار اور دعائیں ہو جاتے ہیں۔

ستورات جوش میں مردوں کے ہبوم میں گھسی پڑی جاتی ہیں، رکن یمانی پر مردوں کے ہاتھ سے ہاتھ مس ہو جانے، ملزوم اور باب کبہ پر بدنا سے بدنا رگڑ کھانے، مقام برائیم پر مردوں کے دوش بدداش اور جسم سے جسم ماکر نماز پڑھنے یا انہیں کہ جر اسود کو چومنے میں غیر مردوں کے گال سے گال مل جانے کی پروائی نہیں کرتیں، حالانکہ نہ کوئوں سارے افعال مطلقہ حرام ہیں اور تکلیف پر بگناہ لازم کے مصدق ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین طواف کے دوران جر اسود کے حادثے آگے لڑاہ کر ملزوم کی جانب سے جر اسود کو چومنی ہیں۔ اس طرح بغیر جر اسود کے مقابل اسلام کے ہوئے آگے لڑاہ جانے سے اس قدر حصہ طواف میں شامل نہیں ہو جاتا اور طواف ناقص ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر احتمام کرنا ہے تو حرام سے پچھے ہوئے ہیز یہ ہے کہ خواتین ساتوں چکر کے ٹھم پر اسلام کریں تاکہ طواف

اسلام سلامتی، لکھم و ضبط اور تنظیم و ترتیب کا راستہ ہے۔ وہ چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے عمل یعنی پیدائش سے لے کر موت تک کے طریقوں اور مسائل یہاں تک کہ دنالا میں داخل ہوئے اور نکلنے کے طریقے اور اواب کی بھی تعلیم دیتا ہے تو پھر جو اعمال جو کوئی چھوڑ دیتا۔

جس کا ارادہ کرنے والوں کے لئے جس طرح جو ہر عمرہ کے تمام طریقے اور مسائل شریعت مطہرہ نے بیان کیے ہیں۔ اسی طرح طواف کو طریقہ اور اس کے مسائل کی وضاحت بھی کی ہے اور جس طرح منی، عرفات، مزدلفہ کے قیام، قربانی، سعی، رمی وغیرہ میں منتقل دعاویں کا پڑھنا ان اعمال کی اوائلی کے لئے شرط نہیں بخدر صرف ان اعمال کی اوائلی ہی کافی ہے اسی طرح طواف میں بھی شریعت نے کوئی دعا پڑھنی ضروری قرار نہیں دیا لیکن مسائل کا لحاظ کر کے طواف کرنا ضروری فخر لیا ہے۔

مسائل کو ضروری نہ کہنے اور دعاویں کو ضروری کہنے کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ کہوں کو کہا تھا میں لے کر پڑھنے اور مروج دعاویں کو پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جو اذوہم کی حالت میں کسی دعا کا لکھنے کی وجہ سے ہاتھ سے گرجاتی اور ہبودی سے رومندی جاتی ہیں۔ اگر کتاب نہ گئے تو پچھوڑنے ہی پہنچ کر گر جاتے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام یا آیات قرآنیہ وغیرہ ہوتی ہیں، اس طرح دعاویں کو ضروری کہنے کا نتیجہ اتنی شدید ہے جتنی دبے اولیٰ کی صورت

## بِحَمْدِنَبِرْهَمِ

لگ جانے کا ذریعہ تو رمل ضروری نہیں لیکن جمع کم ہو جانے تک انتقال کر سکے تو بائز ہے تاکہ رمل کی صحت ترکند ہو۔

طواف کرنے والوں کو اپنے ذیال میں کعبہ شریف کے گرد اذار کے کی طرح حلقہ مبارک چنانچہ ہے، جس کو حقیقی الامکان توڑا نہ چاہئے نہ ل عمر دو مردیکنا ہائیں کیونکہ ایسی صورت میں اس بات کا اندر یہ ہے کہ ان کا سیدنا یا پیغمبر کعبہ شریف کی طرف گھوم جائیں گی جو طواف کی حالت میں حرام ہے اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں بالدار کو کر چنان واجب ہے قائمانے لکھا ہے کہ کوئی فحش طواف میں سیدنا یا پیغمبر یعنی اللہ کی طرف کر لے تو وبدادہ طواف کر لازم ہے، اگر بغیر وبدادہ طواف کے نکل کر مدد سے چلا گیا تو دم دنیا واجب ہے لور یہ صرف احباب کے نزدیک ہے باقی تینوں مسالک یعنی شافعیہ، مالکیہ اور حنبلہ کے نزدیک دم سے بھی کفارہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وبدادہ او اکر رہی ضروری ہے خواہ دلن سے وائیں ہوں پڑے۔ اس لئے کہ ان کے یہاں خانہ کعبہ کو بائیں چاہب رکھنا اور سیدنا یا پیغمبر اس طرف نہ کرنا فرض ہے، جس کا کفارہ دم سے بھی نہیں ہو سکتا۔

طواف کرنے والا اگر رکن یمانی کے قرب سے گزرنے کا موقع پاتا ہے تو تاحد پیغمبر مسلم ہے لیکن پیغمبر ای رخ پر رہیں، جس طرف مل رہا ہے تو اگر جمیع کی وجہ سے رکن یمانی سے دور رہ کر گزر رہا ہے تو ہر گز اپنے دائرے کو توڑ کر رکن یمانی پر تاحد پیغمبرنے کے لئے نہ آئے کیونکہ طواف کی حالت میں سیدنا کو خانہ کعبہ کی طرف کرنا حرام ہے جیسا کہ پہلے نہ کورہ اور اپنے دائرے کو توڑ کر دوسرے آئے میں سیدنا خانہ کعبہ کی طرف ہو جانے کا قوی امکان ہے اور اس طرح آئے میں دوسرے طواف کرنے والوں کے طواف میں بہت غلظت ہو جائے ہے لور اپنیں تکلیف ہوتی ہے لور کسی کو بے وجہ تکلیف دینا بھی

ساحصہ بھی پورا ہونے سے نہ رہ جائے۔ اس حالت میں دونوں تاحد پیغمبر رکھنا ہے۔

نیت کرنے کے بعد سرک کر فوراً جمراً اسود کے بالکل سامنے اگر دونوں تاحد کاںوں تک اس طرح اٹھائے کہ تجھیں قبل میخ ہوں ہوس ماس کے بعد جمراً اسود کو چوم لے اگر چوم دشکے تاحد تاحد پیغمبر اسود کے اگر چوم کے جیز سے جمراً اسود کو چھو کر اسے چوم لے اگر یہ بھی دشکے تاہمتوں سے اشادہ کر کے تاہمتوں کو چوم لے، اس وقت تک من، سیدنا اور پیغمبر خانہ کعبہ کی طرف ہی ہوں گے۔ اس وقت بسم اللہ اللہ الکبیر لا اله الا اللہ و لا اله الحمد کے، لیکن یہ بھی زبان سے کہنا فرض و واجب نہیں مسنون ہے جیسا لہذا ایسے میں نہ کورہ ہوں۔ جمراً اسود کے سامنے آئے سے پہلے تاحد اٹھائے دعوت ہے۔

اس کے بعد طواف شروع کرنے کے لئے وہیں کھڑے کھڑے دامیں جاتب اس طرح گھوم جائے کہ کعبہ شریف اس کے بائیں بازو کی طرف ہو جائے اس وقت من، سیدنا اور پیغمبر سب دامیں طرف گھوم جائیں گے۔

**اضطیاب:** یہ یاد رکھئے کہ احرام والے طواف شروع کرنے سے پہلے دامیں بازو کو کھول لیتا ہو گا یعنی اس طرح کر احرام کو دامیں بازو کے پیغمبر سے کمال کر بائیں بازو پر ڈال لینے کو احتیاج نہ کئے ہیں۔ جو طواف کے ساتوں چکروں میں باقی رکھنا ہے۔ سات چکر پورے کرنے کے بعد دامیں بازو کو بھی ڈھک لینا ہو گا خصوصاً نماز کی حالت میں۔

**رمل:** اسی طرح احرام والے طواف کے صرف تین چکروں میں رمل بھی کرنا ہو گا یعنی سینے کو ہان کر دامیں بازو کو ہاتے ہوئے پہلو انوں کی طرح قدموں کو قوت سے اٹھانا مگر پھوٹے پھوٹے پیدم رکھنا اور تیزی سے چلانا لیکن دوڑا منع ہے۔ اگر جمیع زیادہ ہو اور رمل کرنے میں اپنے یادوں ترول کو چھوٹ

ناقص نہ ہو۔ دینی قوانین اور مسائل کی پروانہ کرنے سے عموماً گرفت نہیں ہوتی۔ اللہ پاک نے اپنے علم کی وجہ سے اس کا معاملہ آخرت پر المثار کھاہے، لیکن دنیا کے معاملہ میں معمولی سے معمولی چیز کو حاصل کرنے کے لئے لوگ اس کے اصول و شمولیات کو پورا کرتے ہیں، اس لئے کہ اس کا نقش یا تصنیف فوری معلوم ہو جاتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی قدر و حوصلات آخرت کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔ اگر خواتین فلی حرام سے پہنچنے کی خاطر مدد کو رہ بala اعمال کو لوانہ کریں تو اجیسیں اللہ پاک کی طرف سے پورا پورا الاجر و ثواب ملے گا، اور جوش میں فلی حرام کا ارتکاب کرتے ہوئے کریں گی تو تھیجا عذاب خداوندی کی مستحق ہوں گی، جس میں تکوئی تعلق و شبہ کی گنجائش ہے فوراً کسی اسلامی فرقہ کو کوئی اختلاف ہے، بھدک اس معاملے میں ایک سے بلاہ کر ایک نے احتیاط کی تعلیم اور تاکید کی ہے اور مسائل و آداب کا لحاظ رکھنے والے ایک طواف دوسروں کے سیکڑوں طوافوں سے افضل ہے۔

طواف کے مسائل کی اہمیت ہی ظاہر کرنے کے لئے مرد و جدعا میں قصداً نہیں خرج کی گئی۔ صرف چار دعا میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے دوران طواف میلت ہیں آخر میں ان کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

## طواف کا طریقہ

طواف شروع کرنے والے کو چاہئے کہ نیت کرتے وقت کعبہ شریف کی طرف من کر کے اس طرح کھڑا ہو کر اس کا دایاں کندھا جمراً اسود کے اس کنارے کے مقابلہ آجائے جو رکن یمانی کی طرف ہے اور وہاں پر طواف کرنے کی نیت پوری کرے کیونکہ مقصود یہ ہے کہ طواف کی لہذا بھی جمراً اسود ہی سے ہو اور خشم بھی جمراً اسود پر ہی ہو تاکہ کسی چکر کا ذرا

جمل لوگ عبادت کے لئے آتے ہیں تو اوب و احرام سے بھر دوسروں کو تکلیف دیئے عبادت، عبادت سن سکتی اور مقبول ہو سکتی ہے ورنہ قبولت اور انعام ملٹے کے چانے غذیب خداوندی کے مخفی ہوں گے۔

بعض حضرات حلب طواف میں غلاف کعبہ کو پکڑ کر یا کسی جگہ خانہ کعبہ سے پٹ کر اپنا من اور چہرہ اس سے رگڑتے یا ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے ہیں ایسا کہ نبھی حالت طواف میں حرام و منوع ہے۔

مذکورہ طریقہ پر طواف پورا کرنے کے بعد اگر جمیع زیادہت ہو تو پہلے مقام دراہم کے پیچے جا کر دور گفت نماز واجب الطواف ادا کرے اس کے بعد ملائم پر جا کر دعا مائیں اور اگر جمیع زیادہ ہو کر مقام دراہم پر جانے اور پھر ملائم پر آئے میں دشواری ہو تو پہلے ملائم پر مختصر دعا مائیں کیسی پر واجب الطواف ادا کرے لیکن ملائم پر باکل ہی نہ جانے جیسا کہ بھیڑ کے موقع پر ہوتا ہے تو طواف میں کوئی خراحت ہو گی البتہ دو گانہ واجب الطواف ادا کرنا ضروری ہے۔ دعا مائیں جو حالت طواف میں مستون ہیں درج ذیل ہیں:

جرہ اسود اور حلیم کے درمیان: ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و فی العذاب النار رکن یمانی کے قرب: اللهم انى استلک العفو والعافية في الدنيا والآخرة لور اللهم انى اعوذ بك من الكفر والفالقة و مواقف العجز في الدنيا والآخرة

رکن یمانی اور جرہ اسود کے درمیان گھی: ربنا اتنا فی الدنيا حسنة و فی الآخرة حسنة و فی العذاب النار لور اللهم فعنی بما رزقتنی و بارك لی فیه و اختلف على کل غائبہ لی بخیر ☆☆☆

بڑھنے کے لئے مخفی طور پر پٹنے میں لوگ عام طور پر دوسروں کو دھکا دے کر یا جوں کو پکل کر آگے لٹکتے ہیں اس طرح دوسروں کو تکلیف دینا بھی حرام ہے۔ البتہ صورت کے وقت کسی کو تکلیف دیئے

یہاں تک کہ کسی کی پیٹنے پر ہاتھ رکھ کر بھر کیوں نکل حسان حضرات کو اس سے بھی تکلیف ہوتی ہے اور اگر کسی کے بدن میں ورد یا پھر ڈاکھنی ہو جب تو بہت ہی تکلیف کی بات ہے اور سینہ یا پیٹنے کے خانہ کعبہ کی طرف گھوے بھر تھوڑا سا سرک کر آگے کل جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

### حجاج کرام اور معتمرین حضرات کو ایک

#### پُرور و مخلصان مشورہ

بنا ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

احسان ہم پر ہمارے والدین سے بھی زیادہ ہے، ان لئے کہ والدین ہماری اس دنیا کی محنت و سلامتی کے لئے جدوجہد فرماتے ہیں جو بالکل عارضی واقعی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری آخرت کے لئے جدوجہد فرمائی جو تینی لور جہاد والی ہے، جس طرح اس دنیا نے دلی اور فاقلی گھر کو بہتر بنانے پر والدین کی خدمت ہم پر فرض کر دی گئی تو آخرت اور ہمیشہ کی زندگی کو بھر بنا نے والے کی خدمت ہم پر کیوں فرض اور ضروری نہیں جس کا تناقض ہے کہ ہر جو اور عمرہ کرنے والے کو چاہئے کہ کم از کم ایک عمرہ اور روزانہ کی طواف کرتے ہوں تو ایک طواف روزانہ اپنے آقاہ موئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ضرور کر لیا کریں بھروسہ جبکہ کاتھا نا تایہ ہے کہ اگر ایک ہی طواف روزانہ کرتے ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہی کریں۔ بھروسہ کوں نے تو پھاس پھاس جج کے لور سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دھم و دھی فدا مالی، ای کی طرف سے۔

الثپاک کے دربار میں تو ساری عدالتوں اور درباروں سے زیادہ اوب و اعتماد کی ضرورت ہے

حرام ہے اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا صرف ستحب ہے لہذا ایک فعل متحب کے لئے فعل حرام کا ارتکاب ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

بھل کے نزدیک رکن یمانی پر احتلام کے وقت سینہ کر لینے کی اجازت ہے مگر جس بجگ سے احتلام کرے اسی بجگ سے بھر ایک آخذ قدم بھی ٹپے ہوئے فوراً اسی طرف مزکر طواف کرنے کی حالت میں ہو جائے لیکن اس میں بھی وہی خطرہ ہے کہ ایک آخذ قدم بھی قبلہ کی طرف منتیا ہوئے ہوئے آگے بڑھ گیا تو اسی حجھے کا انداہ ضروری ہو جائے گا، اس لئے بھر لی ہے کہ رکن یمانی پر دور سے اور خصوصاً دوسری ستون سے ہاتھ پھیرنے کے لئے نہ آئے۔

طواف کے دوران جرہ اسود کے سامنے پہنچے پر اگر مجھ نہ ہو اور کسی کو تکلیف دیے بغیر جرہ اسود کو چوم سکیں یا ہاتھ وغیرہ لگا سکیں تو ایسا کہہا مسنون ہے لیکن یہ خیال رہے کہ چونے کے بعد جرہ اسود کے سامنے سے ہی فوراً اسیں جاہب گھوم کو طواف کی حالت میں ہو جائیں۔ مجھ ہو اور اسیانہ کر سکیں تو ذرا سا جرہ اسود کی طرف گھوم کر کے بھر پٹنے کی حالت میں ہی رہیں ہاتھوں سے اشارہ کرے اور ہاتھوں کو چوم لے اور جس طرح پٹل رہا ہے۔ آگے چلا چلا جائے ورنہ مجھ کی صورت میں اندریشہ ہے کہ قبلہ کی طرف سینہ یا پیٹنے ہوتے ہوئے آؤی آگے بڑھ جائے گا۔ جو طواف کی حالت میں حرام ہے جیسا کہ پلے مذکور ہوں۔

جلدی میں آگے نہیں کی غرض سے ہے سے طواف کرنے والے اس کا لامانا رکھتے ہوئے کہ اپنا سیدہ یا پیٹنے خانہ کعبہ کی طرف ہو جائے گا اپنے دائرے کو تو زکر جانہ طریقہ پر پٹھنے ہیں۔ ایسا کرنے میں وقا حصیں ہیں یعنی سینہ و پیٹنے حالت طواف میں خانہ کعبہ کی طرف کرنا تو حرام ہے ہی لیکن آگے

حتم نبوت

محمد عطاء اللہ صدیقی

# قانون توہین رسالت پر اقلیتوں کے اعتراضات کا جائزہ

پاکستان کو بہادت کی کہ توہین رسالت کے جرم کی سزا موت مقرر کی جائے۔ عدالتی حکم کی عجروی کے نتیجے میں تجزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵-سی کا اضافہ کیا گیا، جس کی رو سے توہین رسالت کے مجرم کی سزا موت مقرر کی گئی ہے۔

قانون توہین رسالت احتجاجی سرگرمیوں کا مختصر خاکہ :

اس سے پہلے کہ مسکی اقلیت کے حال یہ مسلح احتجاج کے پیش پشت حرکات اور ان کے تخفقات کی حقیقت کا جائزہ لیا جائے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قانون توہین رسالت کے غلط کے بعد اس کو ختم کرنے کے لئے چالائی جانے والی نہ موم تحریک کا منظر ادا کر کر دیا جائے۔ آج سے بارہ سال تک جب یہ قانون ہافذ کیا گیا تو اس کے خلاف سب سے زیادہ احتجاج چڑیانیوں کی طرف سے کیا گیا۔ دراصل اس قانون کی خلاف سے قبل توہین رسالت کے مرکب افراد کی اکثریت کا تعلق چڑیانی فرقے سے تھا ان کی اشتغال انگریز سرگرمیوں کی وجہ سے امن عادہ کو شدید خطرات لاحق تھے۔ پونکہ اس ضمن میں مذکور قانون موجود نہیں تھا، اس لئے بہت سے واقعات میں مسلمان خود یہ شامم رسال کے خلاف اقدام کر گزرتے تھے۔ چڑیانی فرقے کی طرف سے ۲۹۵-سی کے خلاف پاکستان اور بورپ میں بارہانہ احتجاجی حکم کا آغاز کر دیا گیا۔ انہوں نے اس قانون کو بجدی انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے پاکستان کے خلاف نہ موم پر اپنگنے کا حاذکھول دیا۔

چڑیانیوں نے جنہوا میں انسانی حقوق کے

تجھیل کے لئے استعمال کرنے کی پہلے ہی منسوہ بندی کر دیکھے تھے۔ ہم نہاد انسانی حقوق کی تکلیفوں نے جلتی پر تحمل کا کام کر کے جذباتیت کا فکار تھی تھا مائدوں کو مسلم اکثریت سے لازمے کا افسوسناک کردار لوایا ہے۔

رسالت ماب سے محبت و مودت اور والانہ عشق و عقیدت مسلمانوں کے دین و مذہب کی وہ جیاد ہے کہ جس پر اسلام کے پورے نظام فکری عمارت قائم ہے۔ جب تک حسن انسانیت، سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دیگر تمام انسانی رشتہوں کی محبت پر غالب نہ آجائے، ایک مسلمان کا یہاں کامل نہیں ہو سکتا۔ غیر مسلم، مسلمانوں کی اپنے نبی کرم ﷺ سے اس قدر والان عقیدت سے خوفی و اتفاق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض غیر مسلم، اسلام سے اپنی کدوڑت کے احتمال اور مسلمانوں کو شدید ذاتی اذیت سے دوچار کرنے کے لئے، ان کی محبوب و مقدس ترین ہستی کی توہین بھی گھاؤنے جرم کے ارٹکل سے بھی باز نہیں رہتے۔ تھوڑا ہم اس رسالت مسلمانوں کے نزدیک حساس ترین معاملہ ہے جس کے متعلق معقولیتی بات ہو جائے تو وہ شرع رسالت پر دیوانہ وار اپنی جانوں کا اندر ان پیش کرنے میں بھی پس و پیش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس بات پر مسلمانوں کے تمام گروہوں میں کامل اتفاق رائے پایا جاتا ہے کہ توہین رسالت کے مرکب شخص کی سزا موت ہو سکتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض شرپند عناصر وفاقی شرعاً عدالت نے ۱۹۸۶ء میں حکومت اس طرح کے واقعے کو اپنے خصوص عوام کی

ڈسٹرکٹ اینڈ سینچریٹ سائیوال کی عدالت سے توہین رسالت کے مرکب ایوب سعی کو سزا نے موت کے فیصلے کے بعد بھپ آف فیصل آباد ڈاکٹر جان جوزف کی پراسرار خود کشی (یا قتل!!؟) نے مسکی اقلیت کے ایک خصوص طبقے کی قانون توہین رسالت کے خلاف چالائی جانے والی غیر داخل مددان اور جارحانہ حکم کو نقطہ عروج (کا گھم) تک پہنچایا ہے۔ آنہماں ب شب جان جوزف نے مذکورہ عدالتی فیصلے کا خلاف شدید جذباتی رد عمل کا احتمال کرے ہوئے خود کشی کا ارٹکل کیا تباہہ ترین رپورٹوں کے مطابق اسیں سوپر ٹکمی سازش کے تحت قتل کر کے سینچری کوڑت کے سامنے پھیکنے کا ذریعہ رچلا گیا۔ حقیقت کچھ بھی ہو، دونوں صورتوں میں ان کی موت کا ذریعہ دار نہ تو حکومت ہے اور نہ ہی مسلمان اکثریت کو موردا الامم نہریا جا سکتا ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے بعد ہم مسکی تکلیفوں کی طرف سے قانون توہین رسالت کو واپس لینے، احتجاجی جلوس کے دوران مسلمانوں کی املاک کو نقصان پہنچانے اور اشتغال انگریز یا ہاتھ کے ذریعے پر امن اکثریت کے جذبات کو محروم کرنے کا عمل مذکورہ واقعہ سے کمیں زیادہ افسوسناک ہے، کونکہ اس خطرناک صورت حال پر اگر بروقت قاہوت پالیا جاتا تو یہ مسلمانوں اور عیسائی اقلیت کے درمیان خطرناک تصادم پر پڑتے ہو سکتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض شرپند عناصر اس طرح کے واقعے کو اپنے خصوص عوام کی

رپورٹ کے اقتضایات پر مبنی تھیں، جن میں قانون توہین رسالت کو واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نومبر ۱۹۷۶ء میں سٹر بری (برطانیہ) کے آرچ بھٹ ڈاکٹر ایرل کیری پہلی دفعہ پاکستان کے دورے پر آئے۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے قانون توہین رسالت کو بجاوی انسانی حقوق کے منافی قرار دیا۔ ان کے مذاقہ فیڈیاہات کے خلاف پاکستان میں شدید رد عمل کا انہدی کیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد فروری ۱۹۷۸ء میں امریکی حکومت اور اک ڈیمو کرسی "ہیومن رائٹس ایڈیلبر" نے پاکستان کے بارے میں مفصل رپورٹ جاری کی۔ اس رپورٹ کے مکمل متن کا ترجیح بعض اخبارات نے شائع کیا۔ اس رپورٹ کے حق میں انسانی حقوق کی تھیں کیا۔ اس رپورٹ کے بارے میں جبکہ پاکستان کی رائے عالمی اسے پاکستان کے اندر وطنی معاملات میں بے جا داختلت قرار دیا۔ اس رپورٹ میں بھی ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کے خلاف معاو موجود تھا۔ ۱۹۷۸ء کے پہلے بیان میں پاکستان سے آنجمانی بھٹ ڈاکٹر جان جوزف اور لاہور کے بھٹ ڈاکٹر ایکٹر یونڈر جان ملک روم کے دورے پر گئے۔ بھٹ ڈاکٹر جان جوزف اپنی خود کشی یا قتل سے صرف ایک روز قبل پاکستان واپس آئے تھے اور اخباری اطلاع کے مطابق چند نوں کے بعد انہوں نے روم میں ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کے خلاف ایک اجتماعی مظاہرے میں شریک ہوا تھا۔ ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کے خلاف اجتماعی سرگرمیوں کا یہ مختصر خاکہ اور اب ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کی چالات کے اس پہلی مظاہرے کے بعد تاب معلوم ہوا ہے کہ اس کے اصل متن اور اس کے متعلق اقیتوں کے اعتراضات کا جائزہ لیا جائے۔

قانون توہین رسالت..... اصل متن:

تھوڑی اس پاکستان میں دفعہ ۲۹۵ اور اس کی کذبی دعوات اے۔ ۱۱-۱۱ کا اصل متن ہر جزویں ہے:

۲۹۵: کسی جماعت کے مذهب کی تبلیغ کی

کیش کے روح والی ہیں۔ قادیانیوں نے ہیومن رائٹس کیش کے پلیٹ فارم کو اپنے مخصوص مفادات کے لئے استعمال کیا ہے۔ اس کیش کی طرف سے ہر سال شائع ہونے والی رپورٹ میں قادیانیوں کے ساتھ کی جانے والی میڈیا زیادتیوں اور ان کے انسانی حقوق کی پہاڑ کو ہدایا چھاکر بیان کیا گیا، کیش کی کوئی ایک رپورٹ بھی الیکٹ نہیں ہے جس میں ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کے قانون توہین رسالت کو اقیتوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہو، پاکستان میں مشرقی سرماۓ کے مل بھتے پر این جی لوڑ اور انسانی حقوق کی تھیں کی دصول یا یہ کے لئے پاکستان کی کیتوںکی بیساکی تھیں کو بھی ساتھ لٹھایا گیا۔ ۱۹۷۵ء میں سلامت سُکھ کی وکالت کر کے عاصہ جا گیئر اور حبادیانی نے بیساکی اکیتی میں اپنا اعتماد قائم کیا اور بیساکیوں کے اندر رکام کرنے والی مختلف نئی اور پرانی تھیں کو ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کے خلاف تحریک چلانے کے لئے ملکم کیا کیا، اس اجتماعی تحریک میں آنجمانی بھٹ ڈاکٹر جان جوزف عملاً پیش پیش تھے۔ انہوں نے قادیانیوں کے ساتھ مل کر بورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے دورے کے اور وہاں کی حکومتوں کو ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء کا قانون واپس لینے کے لئے حکومت پاکستان پر دباؤ والے کے لئے تیار کیا۔

قادیانی فرقے کی ان سرگرمیوں کے نتاظر میں یہ بات تجھب انگیز نہیں ہے کہ ۱۹۷۶ء میں جب پاکستان ہیومن رائٹس کیش کا قیام عمل میں لایا گیا تو قادیانیوں کو اس میں بھرپور نمائندگی حاصل تھی۔ جسیں دراب پنیل (پارسی) اس کے پہلے صدر اور عاصہ جا گیئر اس کی پہلی جزل یکریتی تھیں۔ آج کل عاصہ جا گیئر اس کی جمیکر پر سن دور آئی اے رحمان اس کے ڈاکٹر یکٹر ہیں۔ حسین نقی، ڈم ٹھاگر احمد، جنا جیلانی، دغیرہ ہیجےے قادیانی افراد

## حتم نبووۃ

سمجھی کی بھی نبی اور خصوصاً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توجیہ کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

۲: ..... ۲۹۵-سی میں عمر قید کی سزا عذف کر کے سزاۓ موت کی لازمی Mandatory کر دیا گیا ہے۔ تاکہ کوئی نجع صرف قید کی سزا زاندہ۔ اس طرح نجع سے عدل و انصاف کا حق چھین لایا گیا۔ ۳: ..... ۲۹۵-سی میں یہ ستم موجود ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

۴: ..... ۲۹۵-سی کا قانون امتیازی ہے لہذا اسے منسوخ کیا جائے۔

۵: ..... قانون توہین رسالت انسانی حقوق کے منافی ہے۔ (انسانی حقوق کی تحقیقیں)

۶: ..... قانون پر اعتراضات کا جائزہ کیا گیا۔ ۲۹۵-سی غیر مسلموں کے خلاف قتل کا لائنس ہے؟

۷: ..... کوئی بھی شخص جو پاکستان میں مسلمانوں اور سمجھی اقلیت کے درمیان تعلقات کا حقیقت پسندانہ اور انصاف پر جنی جائزہ لے، تو یقیناً اس نتیجے پر پہنچ گا کہ ڈاکٹر الیگزیڈر ملک، بشپ آف لاہور اور دیگر سمجھی رہنماؤں کا رد عمل اتنا پسندانہ، غیر معروضی، سطحی جذباتیت اور نہایت جذوبیت کا انداز لئے ہوئے ہے۔ یہ محض ان کی توہین رسالت کے قانون کے متعلق غیر ضروری حساسیت ہی ہے کہ جس کی مدد پر وہ پاکستان میں جیسا یوں کے حالات کو بے حد مبالغہ آمیز طریقے سے پیش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے بشپ آف لاہور نے آٹھیں جذبات میں ذوقی ہوئی اصطلاح

۸: ..... (Religious Cleansing) کا محض ہم سناتے ہیں کا تجربہ اپسیں نہیں ہے۔ یہ استعمال کی جاتی رہی ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں پر میند تعدد کا دلویا کر کے اس طرح کی اشتغال ایکیز تراکیب لور جلوں کا استعمال ایک خطرناک سوچ کا آئینہ ہے۔ سمجھی

میں توہین آمیز القاذاو غیرہ استعمال کرتا:

”جو کوئی الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا نقوش کے ذریعے، یا کسی تمثیل، کتابی یا درپرده تقریبیں کے ذریعے بلا واسطہ یا بالواسطہ رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ہم کی توہین کرے گا تو اسے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کی سزا کا بھی مستوجب ہو گا۔“

**سمجھی اعتراضات:**

ڈاکٹر الیگزیڈر ملک، بشپ آف لاہور نے آنجمانی بشپ جان جوزف کی میند خود کشی سے متعلق مورخ ۱۱۲ / ۱۹۸۴ء کو آواری ہونگی میں پرسیں کا فرنگیں کے وزان ۲۹۵ فی اور سی پر درج ذیل اعتراضات مدارکے:

۱: ..... ۲۹۵-سی کا قانون اقلیتوں کو

ڈرانے، دھکانے، بھکانے، غلام بنا نے اور قتل کرنے کا لائنس ہے۔ اس سے حاصل ہو گئی ہے۔ ہماری دانست میں یہ قانون اقلیتوں کیلئے استعمال ہو رہا ہے۔

۲: ..... جب اقلیتوں دائرہ اسلام سے باہر ہیں تو پھر ان پر اسلامی شرعی توہین کا غلام سراسر زیادتی اور قلم ہے۔ لہذا غیر مسلموں کو ۲۹۵-سی سے مستثنی قرار دیا جائے پاکستان میں جیسے غیر مسلم اقلیتوں کو زکوٰۃ اور پادیدی شراب نوشی سے مستثنی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انہیں توہین رسالت کے قانون سے بھی مستثنی قرار دیا جائے۔

۳: ..... ۲۹۵-سی کے تحت بے گناہ غیر مسلموں کے خلاف جوئے مقدمات بنا نے کا رہیں ہم سناتے ہیں کا تجربہ اپسیں نہیں ہے۔ یہ استعمال کی جاتی رہی ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں پر میند تعدد کا دلویا کر کے اس طرح کی اشتغال ایکیز تراکیب لور جلوں کا استعمال ایک خطرناک سوچ کا آئینہ ہے۔ سمجھی

نیت سے عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا بھی جس کرتا:

”جو شخص کسی عبادت گاہ کو یا کسی ایسی جیز کو جو اشخاص کی کسی جماعت کی طرف سے مقدس کہجھی جاتی ہو، اس نیت سے چلا کرے، نقصان پہنچانے یا پاک کرے کہ اس طرح وہ اشخاص کی کسی جماعت کے نہ ہب کی تملیل کر سکے یا اس علم کے ساتھ کہ اشخاص کی کسی جماعت کی نہ کوہہ جانی نقصان پہنچانے کرنے سے ان کے نہ ہب کی تملیل کا احتمال ہے تو اسے کسی ایک جرم کی سزاۓ قید اتنی دت کے لئے دی جائے گی جو دو سال سک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یادوں سزا میں ہو سکتی ہے۔“

و خدمت ۲۹۵-الف: کسی جماعت کے نہ ہب یا نہ ہبی جذبات کی تملیل کے ذریعے اس کے نہ ہبی جذبات کی بے حرمتی کی نیت سے کینہ واران اور ارادی افعال:

”جو کوئی شخص (پاکستان کے شریروں کی) کسی جماعت کے نہ ہبی جذبات کی بے حرمتی کرنے کے اروادی لور کینہ وارانہ مقصد سے الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا دھکانی دینے والے خاکوں کے ذریعے نہ کوہہ جماعت کے نہ ہبی یا نہ ہبی اعتمادات کی تملیل کرنے یا تملیل کرنے کی کوشش کرے تو اسے کسی ایک قسم کی سزا ۱۰۰۰ روپے کے لئے دی جائے گی جو دو سال سک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یادوں سزا میں دی جائیں گی۔“

و خدمت ۲۹۵-(ب): قرآن پاک کے نئے کی بے حرمتی وغیرہ کرنا:

”جو کوئی قرآن پاک کے نئے یا اس کے کسی اقتباس کی عمدابہ حرمتی کرے، اس کا نقصان یا بے ادبی کرنے یا اسے توہین آمیز طریقے سے یا کسی غیر قانونی مقصد کے لئے استعمال کرے تو وہ عمر قید کی سزا کا مستوجب ہو گا۔“

و خدمت ۲۹۵-(ج): خبربر اسلام کے بارے

## حکم نبیو

بہب آف لاہور اگر اپنے خود ماختہ مزاعم  
حقائق اور مدعی تصب کی عیاں ادا کر دیکھیں تو ان  
کے لئے بھی یہ پہنانا مشکل نہیں ہو گا کہ قانون  
توہین رسالت مخفی اقلیتوں کے لئے "عی" نہیں  
بچھان ہام نہاد مسلمانوں کے لئے "بھی" ہے جو  
گستاخان رسول کی فرست میں داخل ہو جاتے  
ہیں۔ بہب صاحب کو مدعا نبوت یوسف کذاب کا  
کیس اچھی طرح معلوم ہے۔ جناب محمد اعلیٰ  
قریشی الیود کیت نے اپنی کتاب "ناموس رسالت"  
اور "قانون توہین رسالت" کا پہلی منتظر یاں کرتے  
ہوئے ۸۲ء میں ایک اثر ایک مصنف مشتاق راج  
کی کتاب "آفاقی اثر ایکت" کا حوالہ دیا ہے جس میں  
اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تفسیر، مذہب اسلام کا  
ذائق اڑانے کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جدالت کی تھی۔  
اس کے بعد جولائی ۸۳ء میں عاصمہ جہانگیر  
الیود کیت نے ایک سینما میں تقریر کرتے ہوئے  
رسالت مآب کی شان میں باز پر الفاظ استعمال کئے  
جو سامیعنی اور امت مسلم کی دل آزاری کا باعث  
تھے۔ پاکستان کے علماء و کلامکاری طرف سے اس کی  
معتمد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ  
وہ فوری طور پر شامم رسول کے ہدایے میں سزاۓ  
موت کا قانون منظور کرے۔

مندرج بالا سطور میں ایمنسٹی اٹر نیشن  
کی رپورٹ میں ایک سنی اور دو افغان باشند گان  
"مسلمانوں" کا حوالہ دیا گیا ہے جن پر ۲۹۵-سی  
کے تحت مقدمات درج کئے گئے۔ راقم الحروف کے  
خیال میں ہام نہاد انسانی حقوق کی تکمیلوں کے مغربی  
انجمنت جو قانون توہین رسالت کو فتنہ (نفعناشد)  
قرار دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ ان پر  
بھی اس قانون کے تحت مقدمات کا اندرانج ہوتا  
چاہئے۔ بہب صاحب کا یہ کہا درست ہے کہ:

وجوب اور دلائل شریعہ کے متعلق مطلق لا علیٰ پ  
مجی ہے، وہاں یہ بے جا مطالبہ بعض غلوکہ شبہات  
کو بھی جنم دتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک  
اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کو غیر شرط  
لا شخص دے دیا جائے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے خلاف سب و ثم اور زبان درازیاں

کرتے پھریں، ناموس رسالت کی وجہی بھیرتے  
رہیں، لیکن ان سے جواب طلبی مخفی اس بنا پر نہ کی  
جائے کہ وہ غیر مسلم ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح  
ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے کہ توہین  
رسالت کا ارکاٹاب مخفی وہ شخص کر سکتا ہے جو دائرہ  
اسلام سے خارج ہو۔ ایک شخص اگر مسلمانوں کے  
گھر میں پیدا ہوا لیکن بعد میں رسالت مآب کی  
بناب میں گستاخی کا مر رنگ ہوا تو اس گستاخانہ  
حرکت کے ارکاٹاب سے وہ مرتد اور دائرہ اسلام  
سے خارج ہو گیا۔ اسلام میں ارتداؤ کی سزا موت  
ہے۔ ایک شخص مرتد ہونے کے ساتھ ساتھ

گستاخ رسول بھی ہو تو اس کے جرم کی شدت میں  
مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ حالیہ دہوں میں شامم  
رسول مسلمان رشدی کے خلاف ایرانی رہنمائیں کی  
طرف سے قتل کا فتویٰ اس صورت حال کے ضمن  
میں اہم مثال کا درج رکھتا ہے۔ بہب آف لاہور  
نے مذکورہ پرنس کا فرنٹس میں من جلد دیکھ باتوں  
کے بے حد جذباتی انداز میں سوال کیا:

"جس ملک کے ۷۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر  
مشتمل ہو، وہاں توہین رسالت کے قانون کی  
ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ انہوں نے کہا کہ یہ  
امر بالکل واضح ہے کہ ۳۲ فیصد غیر مسلم اقلیتوں کے  
لئے بنایا گیا ہے۔ لور اگر یہ ایسا ہی ہے تو اکثریت کا یہ  
کہنا کہ توہین رسالت کا قانون سب پر بلا امتیاز  
مذہب و ملت پر لا گو ہے، عملاً جھوٹ اور لغو ہے،  
حقائق اس کے بالکل بد عکس ہیں۔"

راہنماؤں کا یہی وہ غیر ذمہ دار کہ طرز عمل ہے کہ  
جس نے پر امن سُکنی اقیلت کو جا داشت، مسلح رد  
عمل کی صورت میں قوی الملاک کو تباہانہ پہنچانے  
اور مسلمانوں کی ساجد بُک پر حملہ کرنے پر اسلامی  
ہے۔

ایمنسٹی اٹر نیشن جوانانی حقوق کے ۴۳ء پ  
پاکستان کو بدمکم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جائے  
نہیں دیتی، اس کی ۷۶۹ء کی رپورٹ کے مطابق:  
"آج تک تین میساٹوں، ایک مسلمان اور دو شیعہ  
افغانیوں کو زیر دفتر ۲۹۵-سی سزاۓ موت سنائی  
گئی۔ مگر اپنی سچے دوران اسیں رہائی نصیب  
ہو گئی۔" (ماتر دنہ توہین نیشن ۲/ جولائی ۱۹۹۷ء)  
۸/۸ میں کو واس آف امریکہ نے اپنی  
نشریات میں اعتراض کیا کہ: "توہین رسالت پر آج  
بُک کی کموت کی سزا صیصی دی گئی۔"

(دوہنارہ بیگ ۹/ اسٹی ۱۹۹۸ء)

بہب الیزیڈر ملک بھی اپنی لمکوہہ پرنس  
کا فرنٹس میں میساٹوں کے خلاف توہین رسالت  
کے پانچ چھ مقدمات کے اندرانج کے علاوہ کوئی ایک  
مقدمہ بھی پیش نہ کر سکے، جس میں کسی اقلیتی رکن  
کو چانسی کی سزا عملادی گئی ہو۔ جب حقائق یہ ہیں تو  
پھر قانون توہین رسالت کے خلاف اجتماعی تحریک  
بلایا جائز اور مسلم اکثریت کے چذبات کو مجرموں  
کرنے کے متروک ہے۔ محسن انسانیت صلی اللہ

علیہ وسلم کی ناموس کے تحفظ کے لئے باتے گے  
قانون کو "قلل کا لا شخص" قرار دینا بہت خود  
توہین آمیز جدالت اور حقائق سے بھر مانہ روگردانی  
کی ذمیل میں آتا ہے۔

۲: قانون توہین رسالت سب پر لا گو ہے:  
اقلیتوں کو قانون توہین رسالت سے مستثنی  
قرار دینے کا مطالبہ جس اسلامی تاریخ اور اسلام  
کے قلچم جرم و مزرا اور قانون توہین رسالت کے

## خطبہ نبوت

مقدس مقلمات کی بے حرمتی اور باطل کے صفات کے لئے کانون کو پاہل کرنے کے الزام میں مقدمات درج کئے گئے اور یہ مقدمات ابھی تک ذیر ساخت ہیں۔ اس طرح کے متعدد اتفاقات کو بشپ آف لاہور کے من گھرست دعوے کی تردید میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ باقی آنکھوں

میں بھجوایا۔ میں ان سے پہچھتا ہوں کہ وہ خود قوانین کے ذریعے بیساکھوں کو اندر کروار ہے ہیں اور خود ہی اس قانون کے خلاف شور پخاں ہے ہیں؟" (روزنامہ "آزاد" ۱۱ / مئی ۹۸)

گزشتہ رسالتی غیر کے افسوس ہاک والیت کے دوران بہت سے مسلمانوں پر بیساکھوں کے

"کوئی مسلمان کسی بھی نبی اور پھر خصوصانی پاکی کی توہین کا تواریخ کناراں کا سوچ بھی نہیں ملک۔" بشپ الکریزیدر ہر اس فرد کو مسلمان سمجھنے کی غلطی میں پیدا ہونے والے افراد میں ہزاروں ایسے ملکیں گے جو اسلام کو دین کا مل نہیں سمجھتے۔ وہ اپنی ملک کے اعتبار سے ملک، اشتراکی، بے دین اور سیکولر ہیں۔ لاہور بار ایسوی ایشن کے صدر آذر الطیف کا تعلق بھی انہی

ہم نہلو "مسلمانوں" کے طبقہ سے ہے کہ جس نے مخفی انتہا پسند میں کی راہنماؤں اور آئی اسے رہنمی اور عاصم جاگیر (قدیما) کے ساتھ ہم آواز ہو کر سورج ۸ / مئی ۹۸ کو ایک سینیار سے خطاب

کرتے ہوئے کہا: "قانون توہین رسالت" قلم پر بنی ہے۔ (روزنامہ "دن" مئی ۹۸) مسلم ایک لائز فورم نے جا طور پر مطالبہ کیا ہے کہ: "آذر الطیف کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج کر کے سزا دی جائے۔" (روزنامہ "دن" ۲۰ / مئی ۹۸) قانون توہین رسالت تمام ایسا کرام کی "توہین" کو جرم قرار دیتا ہے۔ اس بات کا اعتراف بعض امن پسند میں کی راہنماؤں نے بھی کیا ہے۔ چیف بشپ کیتھنے بشپ جان جوزف کی سوت کو قتل قرار دینے والے انٹر دیویٹس کہا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اہم حج کے (چد) مینے معلوم ہیں، جو کوئی ان میں اپنے اوپر حج مقرر کرے تو پھر حج میں نہ کوئی فحش بات ہونے پائے تو وہ کوئی بے عکی لورنہ کوئی بھڑکا اور جو کوئی بھی یہ کام کر دے، اللہ کو اس کا علم ہو کر رہے گا اور زاد راہ لے لیا کرو، لور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے، سو اے اہل فہم! میرا ہی تقویٰ اختیار کے رہو۔" (سورہ بقرہ)

ان قوانین، احکام اور تلقیمات نے (جن کا تعلق قلب و جوارح، نیت و عمل اور زمان و مکان سے برادرست ہے) حج کو تقدس و مہارت، تورع و زهد، سراقت و حضور، محاسن نفس اور مجاہد و جناد کی ایک ایسی ظاعت عطا کی ہے جو دوسرے نہ ہوں اور ملکوں کے اس قسم کے اعمال میں ہرگز نہیں ملتی۔

حج یوں اور کیسے؟

خبر ختم نبوت

☆☆

ان کی وجہ سے فیض انسانی اخلاقی عame و اور نظام زندگی پر جو اثرات پڑتے ہیں اس کو دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث قدسی کی تصدیق ہوتی ہے:

"جب نے خالص اللہ کے لئے حج کیا اور پھر دوران حج نہ بری بات زبان سے نہیں فتح و فور انتیار کیا تو ایسا ہو کر لوہا جیسا اس کی مان نے اسے جانا تھا۔" (خاری و مسلم)

☆☆

"وہ لوگ جو اس قانون کو غلط قرار دے رہے ہیں، ان لوگوں نے خود اسی قانون کے تحت اپنے عیسائی بھائیوں کو نیل کی سلاخوں کے پیچے پاٹپاڑا ہے۔ قلیم دانیال ہے برائے ہم آرچ بشپ کما جاتا ہے۔ اس نے لاہور چھاؤنی کے چرچ آف پاکستان پر کچھ افراد کے ذریعہ قبضہ کر لیا۔ انسانی حقوق کا شور پکانے والوں نے اس پر دہشت گردی کی عدالت کے ذریعہ باکسل کی بے حرمتی، قادر کو تھپڑہ نے اور قوانین کرام کو بر احتلاک نے پر اسے گرفتار کروادیا اور اس کی عذالت بھی نہ ہونے دی۔ بشپ آرمائل نے بھی ذہین ہای شخص کو اس قانون کے تحت حوالات



## مسئولِ لباس اور عصرِ حاضر!

سیلات لور برائی کو حلیم کرنا ہے کیا یہ صریح قلم  
ٹھیں کہ دخوئی تو ہو اینماں کا، اسلام کا اللہ لور اس کے  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا لور صورت دہیت  
لو رو ضع و قلع لور لباس غیروں کا ہو، ایسے ہی لوگوں  
کے بارہ میں علامہ اقبال نے کیا خوب کہا۔

وضع میں تم نصاریٰ ہو تو تمدن میں ہو  
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں ہو  
لہذا آج دشمنان اسلام کے بہت سارے  
لباس ایجاد ہو چکے ہیں مثلاً کوٹ، چلوں، پینٹ  
شرت، ہال، وغیرہ۔

اور اسی طرح شرکیں کے لباس دھوئی  
سازی ہو غیرہ لور مسلمان ان کو فخر گھوس کرتے ہیں  
حالانکہ حضور ﷺ نے تو کفار کے طور طریقہ کی  
خلافت کا حکم فرمایا، آج غیروں کی تکمیل کرنے والوں  
کو اپنا ہمارہ کرہا چاہے۔

آج مسلمان ہائی لگانے کو فخر سمجھتا ہے  
حالانکہ یہ عیسائی ایجاد کرو ہے اور صلیب کی علامت  
ہے جو کہ عقیدہ اسلام کے سر امر خلاف ہے، اس  
میں عیسیٰ علیہ السلام کو سویں پر نسلکنے کا شادہ ہے۔  
ایسے لباس کو احتیار کرنے میں دو قابضیں  
ہیں:

(۱) دشمنان اسلام کا لباس ہے جس کا احتیار  
کرہا راستی خدا کا باعث ہے۔  
(۲) ایسے لباس میں بے پروگی ہوتی ہے پہنچ

کو پسند فرماتا ہے، اس لئے جبیل و لطیف لباس اللہ کی  
نبوت کے اہلہ کے لئے پہنچا ہوں، یہ مقدمہ  
اروے محمود ہیں لور باعث اجر و ثواب ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے لباس میں کسی قوم کی  
مشابہت سے منع فرمایا:

"حضرت ان عمر رضی اللہ عنہ سے مردی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم  
پر سرخ رنگ کا لباس دیکھ کر فرمایا: کہ یہ کفار کا لباس  
ہے اسے مت پہنو۔"

(سلمہ شریف ص ۱۹۳ ج ۲)

دوسری جگہ یاں وارد ہے:

"حضرت ان عمر رضی اللہ عنہ سے مردی  
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس  
لے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ شخص اسی قوم  
میں سے ہو گا۔" (ابوداؤد ص ۵۵۵ ج ۲)

ما علی قاریؓ اس حدیث کی تعریج میں  
فرماتے ہیں کہ مراواں سے لباس لور ظاہری امور  
میں مشابہت اختیار کرنا ہے۔ آج طرح طرح کے  
غیر شرعی لباس ایجاد کئے گئے لور ہاں مسلمان ان  
غیر شرعی طریقوں کو اتنی خوشی سے قبول کر لیتا ہے

گویا اسی میں تھی کامیابی ہے اور غیر مسلم اقوام کی نقل  
میں دو اللہ کے فریاد کو بھول یا ٹھالوں آنحضرت صلی  
الله علیہ وسلم کے اسوہ حسن کو چھوڑ کر کافروں کا  
معاشرہ اور تمدن لور لباس اختیار کرنا در پردہ ان کی

حضور ﷺ کے ناپسندیدہ لباس اور امت  
کے حال کا جائزہ:

حضور ﷺ نے شرست اور فخر و تکبر کے لئے  
لباس پہنچ کے بارہ میں وعید ہیں فرمائیں:

"آن عمر رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں جس شخص نے  
شرست کے لئے لباس پہنچا قیامت کے دن اللہ اس کو  
ذلت کا لباس پہنچائیں گے۔"

(مکہمہ شریف قولہ ترمذی، بابر، بودا و دا، ابن ماجہ)

ایک جگہ فرمایا:

"حضرت لور رضی اللہ عنہ سے مردی ہے  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شرست  
کے لئے لباس پہنچ کا اللہ تعالیٰ اس سے اعراض  
فرماتے ہیں یہ فظیلہ وساۓ اتار دے۔"

(ترفیب ص ۱۱۶ ج ۲)

لباس شرست: کا مطلب ہے کہ کوئی اچھا یا  
امیازی لباس اس لئے پہنے ہے کہ لوگوں میں اس کے  
لباس کا چاہو لوگ اس کے لباس کی تعریف کریں  
سو یہ نیت بالکل درست نہیں اللہ تعالیٰ کے زدیک  
انتہائی ذلت و رسائل و ہر انگلی کی باعث ہے۔

آج کوئی معمولی شخص بھی اس آفت سے  
محفوظ نہیں ہے۔ نیت یہ ہو کہ لباس اللہ تعالیٰ نے  
ستر چھانے کے لئے عطا فرمایا ہے اور یہ اس کی قابل  
ہے لور یہ نیت ہو کہ اللہ جبیل ہے اور انتہائی وجہ

# حجت نبوۃ

حرست افسوس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔  
شیطان کا سب سے پلا حملہ انسان کے  
خلاف اسی راہ سے ہوا کہ اس کا لباس اتر گیا اور آج بھی  
شیطان اپنے شاگردوں کے ذریعہ جب انسان کو گمراہ  
کرنا چاہتا ہے تو تذمیب و شائطانی کا ہام لے کر سب  
سے پہلے اس کو ہدایت نہیں دہندا کہ کے عام سرزوں  
اور گلیوں میں کھڑا کر دیا اور جس کا ہام شیطان نے  
ترتیق کر کے دیا ہے تو عورت کو شرم و حیا سے محروم کر کے  
منظراً عام پر دہنیا نہیں دہنے لے آئے کے بغیر حاصل  
ہی نہیں ہے، انتہائی تعجب کا مقام ہے!!

آج اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کو قرآن و  
حدیث کی روشنی میں اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے کہ  
وہ اندھا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر ہیں یا  
شیطان کے طریقہ پر؟ اور شیطان کے تبعین کو اپنے  
ایمان کی ٹکر کرنی چاہئے۔

افسوس! کہ آج مسلمان عورت اللہ اور اس  
رسول کی تعلیمات کو ہم پشت ڈال کر دین ایمان کو  
خیر باد کہ کر دینیوی عیش و عزت میں مست ہو کر  
دنیوی خداوں اور شیطان کی ایجاد میں چل کر اپنی  
حقیقت کو ہیں بھول یا بھی۔

عورت کا معنی ہی ستر ہے وہ عورت جس کو  
اللہ نے سرپا سترہا کر گمراہی ملکہ، ملیا، وہ عورت جس  
کو اللہ نے بیٹھی کے روپ میں دالدین کی خدمت،  
لور بھوی کے روپ میں شوہر کی خدمت اور اس کے  
گمراہی دیکھ بھال اور میں کے روپ میں بھوں کی  
پروردش لور ان کو اخلاق کا سبق پڑھانے کے لئے  
پیدا فریلیا آئیں وہ اپنی حقیقت کو بھوں کر آزادی نسوان کا  
ماقم کرتی ہے لور اپنے فرائض کو پچھوڑ کر مردوں کی  
طرح باہر کی دنیا میں آکر ان کے روہ و کام کرنا چاہتی  
ہے اور اپنی نمائش کرنے میں فخر محسوس کرتی ہے،  
حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے عورت کی ذات کو سرپا  
سرنہیا ہے لور پر وہ میں ہی اس کی عزت و عفت اور

ہوں گی ان کے سرماند لوت کے کوہن کے مجھے  
ہوں گے، یہ عورت میں توجہت میں داخل ہو سکیں  
گی اور نہ ہی جنت کی خوشبوپاکیں گی، حالانکہ جنت کی  
خوشبویت دور سے آئی ہوگی۔ (مکملہ شریف،  
سلم ص ۲۰۵)

اس حدیث مبدأ کر میں دو پیشگوئیوں میں  
سے دوسری پیشگوئی ایسی عورتوں کے بارے میں ہے  
جس کی صفات یہ ہوں گی:

(۱) کپڑے پہننے کے بعد جو تنگی ہوں گی یا تو اس  
وجہ سے کپڑا بدلیک ہو گایا یہ کہ پورا بدن ڈھانکا نہ گیا  
ہو گا، جیسے جلاوزہ کہ اس سے پیشہ پیشہ کا اکثر حصہ کھلا  
رہتا ہے یا کھل جاتا ہے، اسی طرح فرماںک اور جاہنہ  
وغیرہ۔

یا اس وجہ سے تنگی فریلیا کر لباس اتنا چست و

ٹنگ ہو گا کہ بدن کی پوری بیت تیلاب ہو رہی ہو گی  
بعض لوقات چست و بدایک لباس میں جسم بالکل  
برہنہ ہونے سے ہی زیادہ خوشنا معلوم ہوتا ہے۔

(۲) حسن و خوبصورتی کی وجہ سے اور فیشن کی  
وجہ سے مردوں کو اپنی طرف مائل ہونے کی دعوت  
درستگی اور خود بھی ماں ہوں گی۔

(۳) ان کے سر بختی لوتون کی طرح ہوں

گے یعنی سرپرbaوں کو فیشن سے لوچا کریں گی، جس  
سے سر خوبصورت معلوم ہو گا۔

ایسی عورت کے بارہ میں فریلیا کر وہ جنت میں  
توکیا جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکیں گی۔

چنانچہ ایسی عورت میں آج موجود ہیں جن میں یہ  
علامتیں موجود ہیں۔

اللہ کی پندا! اس قدر خرافی و خسارہ کی بات  
ہے، آج جن فیشوں پر ہزارہ بے بدایک دوپٹے لور  
کپڑوں کو فیشن کے طور پر اختیار کیا جا رہا ہے۔ قیامت  
کے وجہ باہری آنکھ کھلے گی جب احساس ہو گا کہ جنم  
کی آگ جسموں کو جلانے کی گمراہی افسوس کے اس وقت

اور پیٹ کھلا رہتا ہے ذرا ساز جی کا آنجل ہٹ جائے  
سیندھ پہاڑ لور پیٹ وغیرہ کی نمائش ہوتی ہے۔

دشمنان اسلام کا لباس جو کر رانج ہو اگر اس  
میں بے ستری نہیں جس بھی خلاف الوہی بے مظاہریت  
باہلنا کی وجہ سے لور اگر بے ستری ہو تو حرام ہے۔

عورتوں کو بدایک لور چست لباس پہننے کے  
باڑے میں دعیدیں:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
حضرت اماماً بہت الی ہر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
الله علیہ وسلم کے پاس تعریف لا ایک لور ان کے جسم  
پر بدایک کپڑا اتحا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
بے رخ برتری لور فریلایا اسما! جب عورت باغ  
ہو جائے تو اس کا جسم نظر نہ آئے، مگر یہ لور آپ صلی  
الله علیہ وسلم نے اپنے چڑہ لور ہاتھ کی طرف اشارہ  
فرمایا۔"

(مکملہ شریف ص ۷۷)

"حضرت علیہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے  
نقش کرتے ہیں کہ حصہ بہت عبدالرحمن حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور وہ بدایک دوپٹہ  
لوزی ہوئے تھیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
اسے پھالا اور اسے گاڑھا دیز و دوپٹہ پہنایا۔" (ماںک  
مکملہ شریف ص ۷۷)

حضرت بوہرہ رضی اللہ عنہا سے مردی  
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
دوزخیوں کے دو گروہ میں نے اب تک نہیں دیکھے  
(یعنی اس وقت تک ان کا ظلمور نہیں ہوا بعد میں ایسی  
جماعتیں پیدا ہوئیں) ایک جماعت ان لوگوں کی  
ہو گی جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے  
ہوں گے ان سے لوگوں کو ظلمایا دیں گے، دوسری  
جماعت ایسی عورتوں کی ہو گی جو (ظاہر میں تو)  
کپڑے پہنے ہوں گی مگر تنگی ہوں گی مردوں کو مائل  
کرنے والی ہوں گی اور ان کی طرف مائل ہونے والی



ظفر نے کیا خوب کام

ظفر آئی نہ اس کو جانتے گا خدا کیسا ہی وہ سا سب نہم دیکھا  
تھے میں میں یہ خدا رعنی تھے میں میں خوف خدا رہا

مشابہت مردوں:

"حضرت للن عباس رضی اللہ عنہما سے مردی  
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان  
مردوں پر جو عورتوں سے لور ان عورتوں پر جو  
مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والے ہیں۔"

(حدی م ۲۶۷۶ حج ۲)

"حضرت للن عروین العاص رضی اللہ عنہ  
فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: جو مرد، عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے  
والے ہیں لور جو عورتیں مردوں سے مشابہت اختیار  
کرنے والی ہیں وہ ہم میں سے نہیں۔"

(حدی م ۲۲۲)

ان وعیدی روایت سے معلوم ہوا جو لباس  
عرف عام میں مردوں یا عورتوں کے لئے مخصوص  
ہے اس کو ایک دوسرے کے لئے پہننا ہا جائز و حرام  
ہو گا، چنانچہ مردوں کو پرست کرنا پہننا لور عورتوں کو  
مردوں کا ساپاچاہ، چلوں، کوت پہننا درست نہیں  
بکھر موجب لعنت ہے، لباس کے علاوہ ہی دوسری  
چیزوں کا کسی حکم ہے، عورتوں کو موڑ سائیکل،  
سائکل، موڑ کار وغیرہ چالا دارست نہیں ہے کوئی  
یہ مردوں کو زبانہ ہے۔

در حقیقت عقل کا تاختہ بھی یہی ہے کہ مرد  
تو مرد میں کر رہیں اور عورتیں، عورتیں بنی رہیں۔  
آن کل لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدایت  
کو نہیں دیکھتے بخچ یورپ اور امریکہ کے کافروں لور  
سینما میں کام کرنے والے بد کار اور عورتوں کی وضع  
قطع اختیار کرتے ہیں اور ان کے طور طریقہ کو اختیار  
کرنے میں غریب محسوس کرتے ہیں، اگرچہ وہ لباس  
اللہ کی لعنت لور اس کی درست سے دوری کا سبب ہو۔  
باقی صفحہ 24 پر

کا باعث ہتا ہو کیونکہ حد سے زیادہ فیشن لور جمل

آرائشی جیزیں عمومی طور پر عورت کو باہر نکلنے لور  
نمائش پر احمداتی ہیں کہ کسی نے دیکھا ہی نہیں تو وہ

اس مقدمہ کو پورا کرنے کے لئے بے پر ڈگی اختیار

کرے گی جو کہ ایک بد پلٹن مردوں کی عورت کا کام  
ہے۔

اسلام جو کہ مسلمانوں کی خبر و ہدایت کا شاہمن

ہے وہ انہی خیالات کے پیش نظر عورت کو حکم دیتا

ہے کہ وہ حد کے اندر رہ کر ہر کام کرے اور ہر کام

سے پلٹے سوچ لے کہ وہ کیا کر رہی ہے لور اس کا تجام

کیا ہے ایسا سوچا ایک نیک لور صالح عورت کی شان

ہے۔

تمود نمائش کی خطرہ کے پیش نظر اللہ نے

خود قرآن پاک میں محروم کی فرست گوانے کے

بعد فرمایا: "کن حمدام کے علاوہ غیر محروم کے

سامنے زینت کا انہدرا کرنا حرام ہے زینت کے انہدرا کا

اصل محل شہر ہے۔"

لور دوسری جگہ جو عورتیں غیر محروم کے

سامنے زینت کی نمائش کرتی ہیں ان کو منع کرتے

ہوئے فرمایا: "ولا تبرحن بترج العاجلۃ" اللہ تعالیٰ

نے ان دو مختصر جملوں میں انہدرا زینت (غیر محل

میں) کی معافی فرمادی، لور فرمادیا کہ عورتوں ام

فطرت کے موافق گردوں میں پاکدا منی سے بھی

رہو لور اپنے فرائض کو پورا کرو، لور چالوں کی طرح

اپنے صن و زینت کی جو اللہ نے شوہر کے لئے رکمی

پے اسے دوسروں کو نہ کھاتی بھرو۔

عصر حاضر کی خواتین اپنی خواہشات کے

چکل میں گرفتار ہو کر (زین للناس حب الشهوت)

کا مصدقہ بنی ہوئی ہیں ان کو آخرت کی فخر کرنی

چاہئے، ایسا لباس جو ایک گمزی کے لئے مزدہ پیدا

کرے لور دس سد س کی آگ میں جلانے ان کو اختیار

کرنے میں کوئی خوفی کی بات ہے؟

ہمالی رسمی ہے، آج وہ اپنی نظرت کو چھوڑ کر کھلی

پے جیاً پر لازمی ہے۔ (اللہ کی پنداش!!)

عورت لور زیب وزینت:

بے شک زینت عورت کا ہی حق ہے،

شریعت نے مردوں کو زینت اختیار کرنے سے منع

فرمایا اسی وجہ سے ریشم لور سونا، چاندی وغیرہ یہ اللہ

نے مردوں کے لئے حرام فردی ہے لور عورتوں کے

لئے اس کی اجازت دی۔

چیزے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مردی

ہے کہ: "میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو

دیکھا کہ آپ کے دامیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا ہے لور

بامیں ہاتھ میں سونا، لے کر فرمایا: یہ دو قوں حرام ہیں

ہماری امت کے مردوں پر۔"

(ابوداؤد، تبلیغت رغیب م ۹۱۶ حج ۲)

یعنی زینت اللہ نے عورت کے لئے رسمی

ہے، اسلام عورت کو بلند مقام دیتا ہے لور کتابے کے

آرائش کے چلبے کو ضرورت سے زائد نہ ہو، اسلام

نے عورت کو سونے، چاندی لور ریشم وغیرہ کے

استعمال کی اجازت دی تاکہ وہ ان کے ذریعہ سے زیب

وزینت اختیار کرے لور اپنے جسم کی آرائش کرے

غمراپے محروم کے سامنے اسلام کے بڑویک عورت

کا ہاؤس سکھدا ایک پسندیدہ فعل ہے۔ احادیث میں

عورت کے مخلوق کیا کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کی

آرائش کرے اچھا لباس پہنے، زیورات پہنے لور

مندی لگا کر صاف تحری رہے، مگر ان تمام کاموں

کے ساتھ اسلام نے شرعاً کاٹی ہے کہ نسوانی صن

کی نمائش گردوں کے لئے خصوصاً شوہر کے لئے

ہے تک غیر مردوں کے لئے لور بازاروں کی زینت

نہ کے لئے لور اسلام نے عورت کو اس بات کی بھی

حکیمی کی ہے کہ ہاؤس سکھدا لور آرائش و حسن اخلاقی

حدود میں رہ کر کرے، جہالت و بے غیرتی پر کرنے

باندھے، ایسا لباس نہ پہنے جو غسل و شوت کی حریک

# زندگی کے سارے سُکھ، صحّت اور تن درستی سے ہیں



## تُن سُکھ سے شُرُورست

تن سُکھ جسم و بیان کو تقویت پہنچاتا ہے، نظامِ ہضم اور افعالِ جگہ کی اصلاح کرتا ہے۔

ہم کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:

[www.hamdard.com.pk](http://www.hamdard.com.pk)



مذکورہ الحکمة تعلیم سائنس اور ثقافت کا عالمی منظورہ  
آپ کے حوالے میں ایڈیشن، ایکٹر، ۲۷-۲۸ مدنظر احمد آباد، ہدایت علی گلشن،  
ٹرم اورنٹ کی پورس اگر، ۱۴-۱۵ اس کی تحریک اور پیش کی شرکتیں

Adaris -HTS-12/97(R)

ذیشان حیدر، کراچی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

# ہدایت کے ستارے

دین اسلام مہر اور استہنم تک نہیں پہنچا ہے بلکہ ایک توسط سے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہائیمن، تعلیم ہائیمن، ائمہ کرام اور علماء عظام کے ذریعے سے ہم تک پہنچا ہے۔ رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے خطاب صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جنہوں نے دین کی ملت کو اپنے قلب میں سمیا، نہ ظوس غسل کیا ازاں بعد دین کی ملت کو دوسروں تک من و محن پہنچا ہوا لوگ قلعائیں خفت نہیں ہو سکتے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تحفید اور شب و ستم کا نشانہ ملتے ہیں، آئیے ایک نظر ہدایت کے ستارے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان و شوکت کے بارے میں تحریر ملاحظ کریں۔۔۔۔۔ (مدیر)

چھوڑا۔۔۔۔۔ یہ وہ عظیم انسان تھے کہ مشرکوں نے چھوڑا۔۔۔۔۔ یہ وہ عظیم انسان تھے کہ مشرکوں نے  
پسیخ بر صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ روکا انہوں نے  
دینا نے اسلام میں اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہام سے مشورہ معرف ہوئے۔۔۔۔۔  
صلی اللہ علیہ وسلم نے احمد میں بلا یا طے گئے، بدروں  
میں بلا یا طے گئے، خندق میں بلا یا طے گئے، توبہ  
میں آواز دی لبیک کما، فاتحہ کے، پیاسے رہے  
لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رہے ہوں  
اقبال۔۔۔۔۔

مل نہ سکتے تھے اگر بھیگ میں لا جاتے تھے  
پلاں شیر و لکھ بھی میدان سے الکھلاتے تھے  
لکھن تو حید کا ہر دل میں بھلایا ہم نے  
نہیں بخیج ہی یہ پیغام خلیل ہم نے  
جہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتباہی محبت تھی،  
وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان جاں  
ثاروں سے انتباہ شفقت تھوڑی جس کا انعام آپ صلی  
الله علیہ وسلم نے بے شمار مواقع پر فرمایا اور اپنے  
ان صحابہ کرام کی فضیلیں بیان فرمائیں، ان کے  
مقام ان کے مرتبہ اور ان کی شان کو واضح لفظوں  
سے بیان فرمایا ہے اور امت کو ان کے بارے میں  
وصیت فرمائی۔۔۔۔۔

جماعت صحابہ کرام نہ صرف اپنے زمانے  
کے لئے اور معاصرین کے لئے باعث امن رہی  
بجھے آئے والے دور میں بھی امت کے لئے باعث

مزید لوگ دین اسلام میں داخل ہوئے اور آہستہ  
آہستہ یہ ایک عظیم جماعت میں تبدیل ہو گئے اور  
دینا نے اسلام میں اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہام سے مشورہ معرف ہوئے۔۔۔۔۔  
تحتی کہ جنہوں نے ایک ایسے کٹھن دو رہیں رحمت  
للعلائیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں  
میں اپنا ہاتھ دیا، جس دو رہیں عرب معاشرہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہا ہوا تھا، حتیٰ کہ بیٹھی کی  
بھی مخالفت کر رہے تھے، کسی قسم کی بھی کوئی  
ظاہری مدد حاصل نہ تھی، لیکن اس کے باوجود  
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے دامن  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا، اور عشق محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل و دماغ میں اس  
طرح رچا سالیا کر تمام رشتہ ہاطے اس کے مقابلے  
میں لیچ ہو گئے، ان مبارک ہستیوں نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اپنی جانیں  
پنجاہور کر دیں، لیکن دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا، اگر اس راہ وفا میں ماں باپ  
روکاوت نے تو ان کو چھوڑ دیا، رشتہ دار سانے  
آئے مند پھیر لیا، علاقہ چھوڑنا پڑا چھوڑ دیا، کاروبار

چھوڑ نے پڑے چھوڑ دیئے، قیلے بر اور یاں سب  
چھوڑ دیں لیکن دامنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور فوراً نہ

کی ظلمتوں میں ڈوبا ہوا تھا، تدبیب و تمدن اور  
اخلاقیات کا نام و نشان تک نہ تھا، حیا کیسیں دو روم  
توڑ پھی تھی، جہالت عام تھی، بے شمار مبینوں اور  
باطل کی پرستش ہوتی تھی، حورت کو کسی روپ  
میں بھی عزت و قار حاصل نہ تھا، حتیٰ کہ بیٹھی کی  
پیدائش باعث شرمندگی ہوا کرتی تھی، غرض یہ  
کہ ہر قسم کی معاشرتی، نہیں، اخلاقی ہماریاں عام  
حصیں اور رب العالمین کی رحمت کامل جوش میں  
آلی تونہ صرف جزیرۃ العرب کی بھج پورے عالم  
کی اصلاح و ہدایت کی خاطر حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔۔۔۔۔

یہ قانون مسلم رہا ہے کہ جب بھی کسی نبی  
نے صدائے حق بلند کی تو اس وقت اس زمانے  
میں جو لوگ ان کی پیروی کرنے والے ہوئے ہوئے بعد  
میں آئے والے ان کے مقام تک ہرگز نہیں پہنچ  
سکتے، ان لوگوں کا مرتبہ و مقام سب سے بلدر ہے  
گاؤں انجی لوگوں کو امت کے دیگر افراد پر فضیلت  
حاصل رہے گی۔۔۔۔۔

ای طرح جب آتائے دو جہاں رحمت  
للعلائیین امام الائیا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث  
چھوڑ نے اپنے چھوڑ دیئے، قیلے بر اور یاں سب  
چھوڑ دیں لیکن دامنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

## حجۃ بنوہہ

فرمایا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھجو اور علم میں متاز مقام عطا فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ کے اصحاب کو پسند کیا اور انہیں اپنے دین کا مددگار اور اپنے نبی کے وزیر اور مشیر کارہ بیانیا ہے (صحابہ کرام) جس چیز کو اچھا سمجھیں وہی اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور یہ سمجھیں قیامت اور نکاح سمجھے وہ اللہ کے نزدیک بھی قیمت ہے۔ ” (کنز الہوال جلد ۲ ص ۳۱۱)

ای طرح ایک اور صحابی فرماتے ہیں کہ : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے سب تکوںات سے بھجے چن لیا اور میری محبت کے لئے میرے صحابہ کرام کو چن لیا، ان میں سے بھوں کو میرے وزرا خسرو اور دادا میلای۔ ”

(تغیر قریبی جلد ۱۹ ص ۲۹۷)

ان احادیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح لفظوں میں فرمادیا ہے کہ جماعت صحابہ ان یعنی نفوس پر مشتمل ہے جنہیں خود رب العالمین نے پسند فرمایا اور پھر ان کے ذمہ نہایت عظیم کام لگایا، یعنی اپنے دین کے لئے ان کو مددگار بنا لیا، ہم روزمرہ کے معنوں میں اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب کہیں کوئی بہت اہم کام کروانا ہو کوئی، بے حد ذمہ داری والا کام کسی سے کروانا ہو تو ہم نہایت قریبی دوست احباب یا جانے والے سے رہنمہ کرتے ہیں تاکہ وہ نہایت ایمانداری اور سچائی کے ساتھ ہمارا کام کر دے یا کسی کے حوالے کوئی امانت کرنی ہو تو ہم ایسے اشخاص کا انتساب کرتے ہیں کہ جن پر ہمیں پورا اطمینان اور اعتماد ہوتا ہے اور اس بات کا بھی یقین ہو کہ وہ یہ کام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کا مددگار صحابہ کرام کو بنایا اور پھر اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے اور دزیر کے سور پر بھی صحابہ کرام کا

فیض حاصل کرنے والوں کی ذات بھی باعث برکت ہو گی۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارک میں آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ملکوم ”تم اس وقت تک شیر و عافیت

رہو گے جب تک تمہارے اندر بھی دیکھنے والے

میرے صحابہ“ موجود رہیں گے، جدا اتم اس وقت

تک بھی شیر و عافیت رہو گے جب تک تم میرے

صحابہ“ کو دیکھنے والے موجود رہیں گے جدا اتم اس

وقت تک بھی صحیح و سالم رہو گے جب تک تم

میرے صحابہ“ کے ہاتھ کو دیکھنے والے موجود رہیں

گے۔ ” (صحیح البخاری جلد ۲ ص ۲۰)

اس حدیث مبارک میں بھی آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ذات صحابہ“ کو امت کے لئے باعث

خیر و عافیت قرار دیا ہے اور مزید یہ کہ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کا صرف کہ دینا یا اس بات کی صداقت

پر وال عطا لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے قسم کھائی اور فرمایا : ”لا! تم اس وقت

تک بھی شیر و عافیت میں رہو گے جب تک میرے

صحابہ کرام موجود ہیں۔ ” یعنی امت میں خیر و

عافیت کو ذات صحابہ کی موجودگی کے ساتھ مقید کیا

اور نہ صرف اپنے صحابہ کرام کو دیکھنے والے ان سے فیض

کھائی بخش صحابہ کرام کو دیکھنے والے ان سے فیض

حاصل کرنے والے اور پھر ان سے بھی فیض حاصل

کرنے والوں کے بارے میں قسم کھائی اور امت کو

ہتھیا کہ بھائی خیر و عافیت کن کے دم سے کب تک

ہے۔ ”

ایک اور حدیث مبارک جو حضرت عبد اللہ

بن مسعود سے روایت ہے میں آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے صحابہ“ کے مقام کو بلند کرتے ہوئے فرمایا

کہ : ”

مفہوم ”اللہ تعالیٰ نے بدوں کے قلوب کا

معاون فرمایا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند

کیا اُمن و سکون رہی، اور امت میں جب تک ان کا وجود مسعود رہا امت ہر قسم کے فتنہ و شر اور تفرقہ باڑی سے محفوظ رہی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

”ستارے آسمان کی اماں کا سبب ہیں، جب

ستارے ختم ہو جائیں گے تو وہ وعدہ موجود

(قیامت) آسمان کو بھی آپنے گا، جس کا اس سے

وعدہ ہے، میں اپنے صحابہ“ کے لئے اُمن و سلامتی کا

سبب ہوں، جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے

صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو بھی وعدہ موجود آپنے گا،

اور میرے صحابہ میری امت کے لئے اماں کا ذریعہ

ہیں جب یہ رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کو

ان سے وعدہ موجود آپنے گا (یعنی فتن اور تفرقہ

باڑی)۔ ” (سلم جلد ۲ ص ۳۰۸)

حضرت ابو سعید خدري فرماتے ہیں کہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”لوگوں پر ایک زبانہ آئے گا، جب جہاد کے

لئے لٹکر روانہ ہو گا تو کہا جائے گا : کیا تم میں کوئی

صحابی موجود ہے؟ چنانچہ اس کے وجود کی برکت

سے اپنی فتح حاصل ہو گی، پھر جب کبھی دوبارہ

لٹکر کشی ہو گی تو کہا جائے گا : کیا تم میں کوئی صحابی

کی زیارت کرنے والا (تائی) موجود ہے؟ اپنی اس

کے وجود کی برکت سے اپنی فتح حاصل ہو گی، پھر

تیسری مرتبہ لٹکر کشی کے موقع پر کہا جائے گا : کیا

تم میں کوئی تیج تائی موجود ہے؟ اپنی اس کی برکت

سے فتح حاصل ہو گی۔ ”

(خاری جلد ۱۵ ص ۵۱۵، سلم جلد ۲ ص ۳۰۸)

یعنی صحابہ کرام کی ذات اس قدر باعث

برکت ہے کہ جہاد میں فتح کا باعث صحابہ کرام کی

ذات ہوگی، نہ صرف ان کی اپنی ذات باعث برکت

و فتح ہوگی بلکہ ان سے فیض حاصل کرنے والوں اور

ان سمندروں کا پانی پینے والوں اور پھر ان سے بھی

شریک رہا ہے۔” (ترمذی جلد 2 ص 226) اس حدیث مبارک سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ بد رکے شرکاء اور صلح حدیث کے شرکاء ”مغفور لهم“ ہیں اور ان کے بارے میں دخول جنت کی بشارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح لفظوں میں فرمادی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام سے اتنی بھی اور انہائی محبت تھی کہ دنیا سے وصال فرمائے سے پہلے ہی امت کو صحابہ کرام کے بارے میں خوب تاکید کر گئے، ان کے مرتبہ مقام کو درجہ کوامت پر خوب واضح کرو یا تاکہ بعد میں آئے والے میرے ان عشاقوں کو میرے ان جان شاروں کو تعمید کا نشانہ نہ بنا سکیں ان پر الگیاں نہ اٹھاسکیں، لہذا غیر صداقت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے بارے میں وصیتیں فرمادیں چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ :

مفهوم : ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! جب قدریہ کا تمکرہ ہو تو رک جانا جب علم خوم کا ذکر ہو تو (قصدیت سے) رک جانا جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو (بد گوئی سے) رک جانا۔“ (ابو جعفر عسکری بن سلیمان الرضا (ع) تصریح جلد 1 ص 12)

اس حدیث مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ ”اصحاحی“ استعمال کیا، یعنی ”میرے صحابی“ یہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت پرداں ہے اور صحابہ کے بلند مقام و مرتبہ پر ہیں ہوتے ہے کہ عام معمولات زندگی میں جب ایک بیاپ کی محبت جوش باری ہے تو وہ بیار کے لب و لہجے میں کہتا ہے : ”میرے بیچے، میرے چھے“ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو میرے صحابی کہ کہا ہی طرف نسبت کی اور جس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گئی تو وہ بلاشبہ ایک اوپنیچے مقام پر فائز ہو گیا۔

اور لطف انداز ہو رہے تھے، چنانچہ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : ”میری امت میں میرے صحابہ کی مثل ایسی ہے جیسے کہانے میں نہ کہ اور کہا ہا نہ کے بغیر درست اور لذیذ نہیں ہوتا۔“ (مکہۃ المسنون ص 552)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کی سب سے بکریں جماعت ہے، سب سے اعلیٰ افراد ہیں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”میری امت کا سب سے بکر طبقہ وہ ہے جو میرے ساتھ ہے (یعنی صحابہ کرام) پھر وہ ہے جو ان کے ساتھ ہو گا (یعنی مسلمان) پھر وہ ہے جو ان کے ساتھ ہو گا (یعنی صحابی)۔“ (مسلم جلد 10 ص 209)

چاہے بعد میں کوئی اپنے زمانے کا سب سے بیوالی، بیوی، اور عالم ہی کیوں نہ ہو جائے ایک ادنیٰ صحابی کے قدموں کی ناک کے برادر نہیں ہو سکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے بارے میں اپنی حیات مبارک میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی، چنانچہ حضرت جبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”جس نے درخت کے پینچے بہت رضوان کی وہ تھیں جنت میں جائے گا۔“ (بخاری ترمذی جلد 2 ص 226)

ایک اور حدیث مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حضرت جبار سے روایت ہے کہ :

”حضرت حاطب بن ابی بخش“ کا ایک غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت حاطب کی فحایت کرنے آیا اور کہا یا رسول اللہ! حاطب آگ میں داخل ہو گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے جھوٹ بلا وہ بکھی آگ میں نہ جائے گا کیونکہ وہ غزوہ بد راور صلح حدیث میں

انتخاب کیا کیونکہ اس علم بذات الصدور کو معلوم تھا کہ ان جان شاروں کے کامنے ہی اس ذمہ داری کے متحمل ہو سکتے ہیں، میری امت کی حفاظت الہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : ”میری امت میں میرے صحابہ کی مثل ایسی ہے جیسے کہانے میں نہ کہ اور کہا ہا نہ کے بغیر درست اور لذیذ نہیں ہوتا۔“ (مکہۃ المسنون ص 552)

لہذا ان کی نسبت عظیموں والے دو جملے کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کروی اور ان کی فضیلت اپنیا اور سل کے بعد تمام جن و اس پر قائم کروی، چنانچہ محدث بلازانے اپنی مندی میں تو شیش شدہ رجال سے حضرت سعید بن المیبؓ کے واسطے سے حضرت جبار رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ : ”نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنیا اور سل علیم السلام کے سواباتی سب جن و اس پر میرے صحابہ کو فضیلت ٹھی ہے۔“ (الاصابہ جلد 10 ص 12)

پھول اسی وقت تک اونچے لگتے ہیں جب تک خوبصورت کے ساتھ رہے، یعنی پھولوں سے بہت اس کے رنگ اور خوبصورت کے باعث ہے چاند کی خوبصورتی چاندنی کے دم سے ہے، آہماں کی چمک و دمک ستاروں کے باعث ہے۔ اسی طرح ہر شے کی روشنی اور خوبصورتی کی دوسرا شے کے دم سے ہے، جس سے وہ چیز جانی اور پہچانی جاتی ہے، اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی کو امت میں کہانے میں نہ کہ سے تشویہ دی ہے، یعنی کہا ہا اس وقت لذیذ معلوم ہوتا ہے، اس وقت محمد محسوس ہوتا ہے جب اس کے اندر نہ کہا ہب مزہ اور بے ذائقہ ہوا کرتا ہے، اسی طرح صحابہ کرام کی موجودگی امت میں درستگی کا باعث تھی، اس مت میں خوبصورتی کا باعث تھی اور امت سمجھ مذنوں میں تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مزہ محسوس کر رہے تھے، علوم نبوت کے ذائقہ سے بہرہ مند

# حجۃ

بے شک جماعت صحابہؓ ہی وہ جماعت تھی کہ جس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو صحیح سمجھ کر اسی پر عمل کیا اور ثابت ایمانداری، اخلاق کے ساتھ ان احکامات کو امت نکل پہنچایا، یہ وہ مبارک ہستیاں تھیں کہ جن کے کام ہدید وقت محبوب کی دلنشیں اور پیاری آواز سنتر رہتے تھے، جن کی آنکھیں نور نبوت کے جہاں کا مشاہدہ کرتی رہتی تھی، محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خوبصورت اور حسین ترین چہرے کو، بیکھری رہتی تھیں، جن کے ہاتھ محبوب کی حفاظت کے لئے دشمنوں پر اٹھا کر رکھتے۔ جن کے سینے ہدید وقت اعلائیے کلگی اللہ کی خاطر چیر کھانے کے لئے تیار رہتے تھے، یہی وہ نفوس قدیسه ہیں کہ جن پر اعتماد کے بغیر دین پر ایک قدم بھی نہیں چلا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

ہے آج مسلمان اپنے دین و ایمان کو چھوڑ کر لور ضرور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو خربہ لدا کہہ کر دشمنان اسلام کی تحلیل میں سرگردالی ہیں، ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ آج تودہ تندیب و شانگلی کا ہام لے کر ڈالے مژہ سے اللہ لور رسول کو ہرااض کر کے شیطان کے ساتھیوں کو خوش کر رہے ہیں، کل قیامت کے دن ان کا کوئی بیہان: کارگر تھت میں ہو سکا، ہم تو شیطان بھی اپنے قبیلیں سے یہ مذہرات کرے گا۔ لباس کے استعمال، حدود اسلام میں رہ کر زیب و زیست لور آرائش و زیبائش کے معاملے میں ہمیں دیگر اقوام کی اندر ہمی تحلیل کی جائے اللہ تعالیٰ لور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو مانتا لور اس پر ہر ذمہ دار مغلوب عمل کر رہا چاہئے اسی میں ہادی دلوں جہاںوں کی کامیابی اور کامرانی مضر ہے۔

الشرب العزت مسلمانوں کو قرآن و حدیث کی تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آئین)

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیسے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا: "میرے صحابہؓ سے اچھا سلوک کرنا پھر ان سے جوان کے بعد آئیں گے۔" (ربیع المظہر، جلد بول ۱۱)

ایک اور حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میرے صحابہ کو بر احلاطہ کہنا کیونکہ تم میں سے اگر کوئی احمد پہلا کے برادر سو نا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو وہ ثواب میں صحابہؓ کے ایک مدعاہ آدھ مدد جو کے خرچ کے ثواب کو بھی نہ پہنچ سکے گا۔"

(خاری جلد اکابر المناقب، سلم جلد ۲ ص ۲۷۲) اس حدیث مبارک سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک عام امتی اور صحابہ کرامؓ کے اعمال میں ثواب اور درجات کے لحاظ سے اس قدر فرق ہے کہ یہ برادر ہوئی نہیں سکتے ہیں۔

ایک اور حدیث مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے بعد مقام اور مرتبہ کو ان لفظوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ:

"لوگو! میرے صحابہؓ کے بعد میں اللہ سے ذرا اللہ سے ذرا، لوگو! ان کو میرے بعد اعتراضات کا نشانہ نہ بنا، جوان سے محبت کرے گا تو مجھ سے محبت کی بنا پر ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے دشمنی رکھے گا تو مجھ سے دشمنی کی بنا پر ان سے دشمنی رکھے گا، جوان کو دکھو دے گا اس نے مجھے دکھ دیا لور جس نے مجھے دکھ دیا پس اس نے اللہ کو ستیا اور جس نے اللہ کو ستیا تو عنتریب اللہ سے عذاب میں گرفتار کرے گا۔" (ملکوہ س ۵۵۲)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت اور دشمنی کا ایک پیارہ مقرر فرمادیا ہے کہ جس کے قلب میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کا جذبہ ہو گا وہ اسی وجہ سے ہو گا کہ اسے مجھ سے محبت ہو گی۔ ظاہر سی بات ہے کہ محبت کو محبوب کی ہر جگہ سے عشق ہو گا، اسے محبوب کا الہما، یعنہا اور بولنا بھی اچھا گے گا اور جن اخلاق میں سے محبوب کو محبت ہو گی محبت بھی ان سے محبت کرے گا، اگر ہم کسی کے پہنچ کو تکلیف دیں تو باپ اس تکلیف پر ترپ اشے گا اور اس کا انتہا بھی کرے گا اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہوں میں صحابہ کرامؓ کا دادہ مرتبہ و مقام تھا کہ آپ نے فرمایا کہ:

"جس نے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو دکھ دیا تو گویا اس نے مجھے دکھ دیا، یعنی صحابہ کو دکھ دیا یا ان پر تنقید کرنا گویا خود ذات نبوت پر تنقید کرنا ہے، خود آقا دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی تھے مترادف ہے اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی تو گویا اس نے رب العالمین کو ستیا اور اللہ کو ستیا عذاب شدید کو دعوت دیتا ہے۔

اسی طرح حضرت جبار بن سرہ فرماتے ہیں

## مسنون باب

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کپڑے سے متع فرمایا جس پر کسی جاندار کی تصویر ہو:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ نمایا کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ملائکہ اس کمر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کوئی تصویر ہو۔

(ملکوہ شریف ص ۲۷۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان قصویروں کے ہاتھے والے کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا لور ان کو کام جائے گا کہ جو تم نے ہمایا ہے اس کو زندہ کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کمر میں تصویر یہ ہوں اس میں فرشتے نہیں آتے۔"

(ملکوہ شریف ص ۲۷۵)

یہ تمام خرافات باب جن کا ذکر ہوا یہ تمام دشمنان اسلام کی ایجاد کردہ تھیں جو کہ مسلمانوں کو چاہ دیجدا کرنے کی خاطر ایک نرداشت پر و پیشہ

# آنے والے ختم نبوت

عبدالرحیم شکارپور  
عبدالله لازکان  
اندر الائی ریحان استاد  
ذکر و بالاتمام رسولوں نے استاد میں  
رہائش اختیار کر لی ہے۔

محبت و اتباع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کا میاٹی کی ضمانت ہے

کراچی (نماکندہ خصوصی) ایک اجتماع  
سے خطاب کرتے ہوئے حافظ محمد سعید

دہلیانوی نے کماکر خدا تعالیٰ سے محبت اس کی  
قرت ایک مسلمان کی زندگی کا سب سے بڑا  
متعحد اور متاع حیات ہے، اس سے بلاہ کر اور  
بند مقام کیا ہو سکتا ہے یہ دولت بہت ہی قیمتی ہے  
لیکن اللہ کی محبت اور قرب کی کوشش کرنا ہر  
مسلمان کے لئے اپنی ہمت کے مطابق ضروری  
ہے۔ قرب الہی کا آسان طریقہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کا اہم ہے جو عمل آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے جس طرح کیا اسی طرح کرنے کی  
کوشش میں گئے رہنا یہ اللہ کی محبت کے حصول کا  
آسان ذریعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
فرمان ہے کہ: "اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو  
میری رہا اختیار کرو، خدا تم سے محبت کرے گا  
اور تم سارے گناہ معاف کر دے گا۔" قرب الہی  
کی جیتو اور ان اعمال کی کوشش میں مصروف رہتا  
ہے۔

تکال رہے ہیں لورا ایک سازش کے تحت پورے ملک  
میں ۱۹۵۱ء، میں اور کسی دنیا کے خاتمے کے  
لئے اشتباہ بازی کی گئی ہے، انہوں نے کماکر قصر  
ختم نبوت پر حمل کرنے والوں کے لئے ہم نے  
کہو کہاں ختم نبوت کو فعل مادیا ہے جو رسول اللہ صلی  
الله علیہ وسلم کے دشمنوں کی شرائیز سرگرمیوں کا  
سدبب کریں گے۔

دس غیر مسلم خواتین و حضرات

## کا قبول اسلام

استاد محمد بلوچستان (نماکندہ خصوصی)  
امروٹی اکیڈمی کے ایک خصوصی اعلامیہ کے  
مطابق حالیہ دنوں میں دس غیر مسلم خواتین و  
حضرات نے اپنے سابقہ مددوں عیسائی اور ہندو کو  
چھوڑ کر دین اسلام کو درحق صحیح کر امر وطنی  
اکیڈمی کے چیزیں میں حافظ سید ولی اللہ شاہ امر وطنی  
کے ہاتھ پر کلک طیبہ پڑھ کر مشرف پر اسلام  
ہوئے۔ جن کے نام مندرج ذیل ہیں:

ساختہ ہم	اسلامی نام	ساکن
رمضان سعی	محمد اسماء	سکھ
عذرائی	غلام قابلہ	سکھ
عامر سعی	محمد پور	سکھ
شینہ سعی	ام کلثوم	سکھ
رزاق سعی	محمد	سکھ
اشفاق سعی	محمد علیان	سکھ
مران سعی	محمد علی	سکھ

مولانا محمد اسٹیلیل شجاع آبادی اور  
مولانا فقیر اللہ اختر کے تبلیغی دورے  
گورنمنٹ (مولانا فقیر اللہ اختر) عالی مجلس  
تحفظ ختم نبوت نے قادریوں کی سرگرمیوں کے  
خلاف ملک گیر "زم" کا آغاز کر دیا ہے لوار ایم مرکزی  
عالی مجلس تحفظ ختم نبوت خواجہ خان محمد دامت  
برکاتہم کی خصوصی ہدایت پر مبلغین ختم نبوت نے  
ملک ہر کے ہنگامی دورے شروع کر دیئے ہیں۔ اس  
ٹین میں مرکزی مبلغ و رہنماء حضرت مولانا محمد  
اسٹیلیل شجاع آبادی اور مرکزی مبلغ مولانا فقیر اللہ  
اختر نے سیاکوٹ، پپرور، گورنمنٹ، ڈسکر، شری<sup>گز</sup>، نفروال، ہرگل منڈی، بہو ملی، ڈریانوالی،  
گمودھی بھنڈرال، سعخر، چوڑہ، پنڈی بھاگو،  
کھلaur، پھر والی، سراپت، قلعہ سوہماںگو، رہ  
باہجو، گبرات لورڈ ڈیم ہنر کے دیگر علاقوں میں  
مرزا یوں کی سرگرمیوں کے سدبب کے لئے وہاں  
ختم نبوت کے حوالے سے تربیتی نشتوں سے  
خطاب کے لئے دورہ کیا۔ دورے کے انتظام "یوسف کلاب کیس" کے مدی لوہا مور عالم دین  
حضرت مولانا محمد اسٹیلیل شجاع آبادی نے خصوصی  
نماکندے سے گلکو کرتے ہوئے کماکر ہم پورے  
ملک میں قادریوں کا تعاقب کیئے ہوئے ہیں، اور کسی  
صورت میں ختم نبوت کے دشمنوں کو بد معاشی کی  
اجالت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کماکر قادری اور  
عیسائی ریاستوں کا خوب شرمندہ تعبیر نہیں ہو گا اور  
مرزا طاہر لندن میں ہی عمر تاک موت مرجائے گا۔  
انہوں نے کماکر گورہ شاہی کے پلے پھر "پرپنے"



## عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس

گوجرانوالہ (نماںدہ خصوصی) عالیٰ مجلس عبد الغفور آرائیں، حافظ محمد ارشید، مولانا فقیر اللہ تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس ہوا، جس اختر، بیدارِ حسین زید، محمد امان اللہ قادری، حافظ محمد الیاس قادری، حافظ شوکت محمود صدقی نے میں مولانا ضیاء القاسمی، شیخ الحدیث مولانا عبد الغفور ترمذی، پورگن عالم دین مولانا محمد الحق کھاند علی پور چھٹہ، جمعیت علماء اسلام، مجاہب کے سالار مولانا حافظ رشید احمد کی رحلت اور عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے بارگ رہنمای حافظ محمد ثاقب کی صاحبزادی، مجلس کے رہنماؤں گورنمنٹ اسلامیہ کانٹ گوجرانوالہ کے پروفیسر علام محمد منیر کھوکھر کی والدہ کے انتقال پر گھر سے رنگ دافوس کا احتصار کیا۔ اجلاس میں قادری محمد یوسف خانلی، مولانا عبد القدوس عابد، پروفیسر حافظ محمد انور، پروفیسر حافظ محمد اعظم گوندل، حافظ احسان الواحد، قادری جس میں جید علماء کرام اور علاقہ کے عوام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

زبان قابو میں رکھنے سے انسان غیبت، جھوٹ، بہتان لور بے شمار اخلاقی برائیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے، حافظ محمد سعید لھیانوی کراپی (نماںدہ خصوصی) خطیب ختم نبوت حضرت مولانا حافظ محمد سعید لھیانوی نے جامع مسجد باب الرحمت میں جمادی کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اخلاقی اور معنوی ترقی کی تھیں سے آگاہ کیا اور ان سے چنے کی تلقین کی اس بارے میں جو بدایات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں ان پر عمل کرنا اور معشرہ میں ان کو رواج دینا اور ان اعمال و افعال کو پھیلانا اس دنیا فانی میں راحت و سکون کا باعث اور ابد الآباد کی زندگی کے لئے کامیابی کی ضمانت ہے۔

ہمیں معشرہ میں زندگی گزارتے ہوئے اپنی زبان کی بہت حفاظت کرنی چاہئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کو صحیح فرمائی کہ: "اپنی زبان کی حفاظت کرو جو بات بھی تمہاری زبان سے تلقی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے موازنہ ہو گا۔" جب آدم زاد مجع کرتا ہے تو سارے احصا زبان سے منت ساخت کرتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں ان سے ذرا، اس لئے کہ ہم تحرے ساتھ ہیں تو سیدھی رعنی توہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو نیز می ہوئی توہم بھی نیز ہے ہوں گے، اس زبان کی بے احتیاطی کی وجہ سے لوگ جنم کا ایڈھن اور انہیں مذہب میں ڈالے جائیں گے، ایک بچہ ہدایت دی گئی کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھو اپنے گھر میں قرار پکڑو اور اپنے گناہوں اور خطاؤں پر روپا کرو، تجوہ شاہدِ عدل ہے کہ ہے ضرورت گھر سے باہر نکلا ہے باتی صفحہ 16

اقتصادی پابندیوں کو بر طابوی مسلمانوں نے شدید نظرت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے لوگوں میں طالبان حکومت کے ساتھ ہمدردی و محبت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ غازی مالک محمد عمر کی جرأت مندانہ پالیسی کو غیر تند مسلمان انتہائی تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مولانا حقانی نے کہا کہ امریکہ، مغرب اور ان کے محدود اوس کو صاف نظر آ رہا ہے کہ موجودہ صدی اسلام کے ظلہ کی صدی ہے۔ انسانوں کے ہاتھے ہوئے اشتر ایک اور سرمایہ داران نظام ہائے زندگی دم توڑ رہے ہیں۔ خالق کائنات کا عطا کردہ اسلامی نظام حیات ہی انسانی دکھوں کا دداوا ہے۔ جمادی کے اجتماع میں موجود ہزاروں افراد نے افغان عوام کے ساتھ تعلقات و ہمدردی کا ہمدرد کیا۔

**مولانا انور الحق حقانی کا دورہ انگلینڈ**  
کوئی (نماںدہ خصوصی) مرکزی جامع مسجد کوئی کے خطیب و عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا انور الحق حقانی انگلینڈ کا بھی روزہ تفصیلی دورہ کمل کر کے کوئی بھی گھرے۔ انہوں نے برطانیہ کے اہم اہم دنیا مراکز، مساجد، اسلامی سینٹر و میں نہ اپنی اجتماعات سے خطاب کیا۔ جس کا اہتمام برطانیہ کے مسلمانوں نے کیا تھا۔ مرکزی جامع مسجد کوئی میں جد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا انور الحق حقانی نے کہا کہ امریکہ کے اشارے پر سلامتی کو نسل کی طرف سے لارت اسلامی افغانستان پر

## رد قادریانیت پر علماء کرام کی سماںی تربیتی کلاس

- ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے  
رد قادریانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سماںی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- ..... 10 ذی قعده 1421ھ سے سماںی کلاس جاری کی جا رہی ہے۔
- ..... جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- ..... کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی  
مستندی میں ادارہ کا جید جدا میں سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ..... ان حضرات کو قیام و خوارک کے علاوہ آٹھ سوروپے ماہنہ و نظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ..... ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت  
معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- ..... جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر محمد مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور  
سدات ہمراہ لف کریں۔
- ..... تعلیم 10 ذی قعده کو شروع ہو جائے گی۔

### درخواست و رابطہ کیلئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

علمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

عقیدہ ختم نبوت کی سریانی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قاریانیت کے استعمال کے لئے  
عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

# قربان کے کھالی

## عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا اعماق

- ☆ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی ان لا اقوالی تبلیغ و اسلامی یادگاری یادگاری ہے۔ ☆ یہ یادگاری ختم کے سیاسی مذاہلات سے علیحدہ ہے۔
- ☆ تبلیغ اقسامِ دین خصوصاً عقیدہ، ختم نبوت کا تحفظ اس کا طریقہ ہتھیار ہے۔ ☆ اندر وہ بحیرہ دن بکھر ۵۰ دقاں درم آڑ ۲۴ وینی درس ہدایت مصروف گل ہیں۔
- ☆ لاکھوں روپے کا لارڈ پیارہ دعویٰ اگرچہ بی بیور جنایی ریگن بیان میں چھاپ کر جو روپی بونی میں منت تحریر کے جاتے ہیں۔
- ☆ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اعتماد وہلت وہله ختم نبوت کراچی اسلام آباد ٹوکاک میکن سے شائع ہو رہے ہیں۔
- ☆ چاپ گر (رہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جدی ہیں لورڈ ہائیکورٹ ملک شاہ سمجھیں لورڈ ہدایت سے مل رہے ہیں۔
- ☆ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میان میں درالبلخیں قائم ہے۔ جمل علام کورڈ قیادیت کا کرس کرایا جاتا ہے۔ مدرسہ لورڈ لائنزیف بھی صرف گل ہیں۔ ☆ ملک ہر میں اہل اسلام اور تھبیانوں کے درمیان ہدایت سے مقنوات قائم ہیں۔ جن کی وجہی عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ☆ ہر سال دنیا ہر میں عالیٰ مجلس کے سنبھلوں، تبلیغ اسلام اور تربیۃ قیادیت کے سلطنتیں دے پرچے ہیں۔
- ☆ اس سال بھی سب مسلمانوں طبقے میں عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا انٹرنیشن منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی تھوڑا کافر میں منعقد کی گئی۔ ☆ افراد کے ایک ملکسلی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قیادیوں نے اسلام نوں کیا۔
- یہ سب اللہ جبار کے تعالیٰ کی صرفت اور آپ کے تعلوں سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں: تخفیج دوستوں اور درود مددان ختم نبوت سے در خواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ صدقات اور عطیات عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے دین والیں کو مضبوط کریں ۱۰ رقوم یعنی وقت میں کی صراحت ضروری ہے جا کر اسے شریٰ طریقہ سے صرف میں لایا جائے۔

(وث) مجلس کے مقامی وقار میں رقوم تجھ کر اک مرکزی اسید حاصل کر سکتے ہیں۔

کراچی کے احباب بی محل بیک پرانی نمائشہ انج گاہوں: ۹-۴۸۷ میں اور اس رقام تجھ کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

(حضرت مولانا) خواجہ جان نعم

(حضرت مولانا) سید عیسیٰ شہزادی

(حضرت مولانا) فرج الدین چاندھری

مرکزی دسپ اسید مرکزی عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دسپ اسید عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسلیل زر کا پیغام: دفتر مرکزیہ عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملکان فون: 514122

دفتر عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمن پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337